بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۲۱

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکما امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک لفے خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت چندہ

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰ روپے

شرفا و جاگیرداروں سے ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ روپے

عام خریداروں سے ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ للعہ

۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۳۹۳)

امرتسر ۲ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

فہرست مضامین

نظم (کل اور آج) - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

اوم منڈلی، آریہ اور حیدرآباد دکن - - - ص۳

جماعت اہلحدیث میں سیالکوٹ آواز - - - ص۵

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - - ص۸

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس - - - ص۹

تمدید کتابیہ [illegible] - - - ص۸

فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت - - - ص۱۰

[illegible] - - - ص۱۱

[illegible] - - - [illegible]

[illegible] - - - [illegible]

کل اور آج

(از قلم مولوی ابوالحاذق محمد حبیب اللہ صاحب قشر گورکھپوری ازمئو)

کل بلندی پر ستارہ تھا ترے اقبال کا
کل تری قوت سے گردوں لرزہ براندام تھا
کل تھا گویا شورش طوفاں ترا جوش عمل
کل زمانے کے خزانے سب ترے قبضے میں تھے
کل اخوت اور ہمدردی میں تو ممتاز تھا
کل حکومت تھی تری تو رنج سے آزاد تھا
کل تھا از آدمیت تو رہی علم و ہنر
کل [illegible] میں تھا [illegible]

آج ہے قعر مذلت میں ذلیل و خوار تو
آج دنیا کی نظر میں ہے خفیف و نار تو
آج عالم بھر میں ملا ہر کہا بیکار تو
آج کھو کر ساری دولت ہو گیا نادار تو
آج اپنے بھائی سے ہے برسر پیکار تو
آج محکومی سے ہے اک قید کا [illegible]
آج اے ناداں ہوا ہے باعث ادبار تو
آج اے بزدل نہیں ہے قابل ایثار تو

دفعۃً رنگ پلٹا ہے تقریر کرو قسمت کے ساتھ
[illegible] اٹھا [illegible] سید ابرار تو

انتخاب الاخبار

——— امرتسر شہر کے محکمہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۱ تا ۱۶ مارچ ۲۲۹ بچے پیدا ہوئے اور ایک سو آٹھ اموات واقع ہوئیں۔

——— امرتسر شہر میں اب بالکل امن وامان ہے۔ میلہ بیساکھی کی تیاریاں شروع ہیں۔ گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں ۵۴ ہندو زیر دفعہ ۱۰۷ و ۱۵۱ ماخوذ تھے۔ پراسیکوٹنگ انسپکٹر پولیس نے ان کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا ہے۔

——— جمعیتہ اہل حدیث لاہور کا اجلاس ۱۸۔۱۹ مارچ کو ہوا۔ جس میں مولانا ابو الوفا صاحب، مولوی عبد اللہ صاحب ثانی۔ منشی عبد اللہ صاحب معمار کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی تقریریں کیں۔ ۱۹ مارچ کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مذاہب کانفرنس بھی ہوئی۔

——— وزیر اعظم پنجاب نے ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ اس سال پنجاب اسمبلی کا گرمائی اجلاس شملہ کی بجائے لاہور میں ہی ہوگا۔

——— مولانا مظہر الدین ایڈیٹر اخبار "وحدت" و "الامان" ۱۴ مارچ کو اپنے دفتر میں قتل کر دیئے گئے۔ اس شبہ میں دو اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔

——— گاندھی جی اور وائسرائے ہند میں دو مرتبہ ملاقات ہو چکی ہے۔ گاندھی جی دہلی میں تشریف لائے تھے۔

——— مولانا ابو الکلام آزاد الہ آباد سے دہلی روانہ ہونے والے تھے کہ ریلوے سٹیشن الہ آباد پر ان کا پاؤں کیلے کے چھلکے پر سے پھسل گیا اور سخت چوٹیں آئیں۔

——— لکھنؤ میں مدح صحابہ کا سلسلہ جاری ہے روزانہ متعدد گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔

——— آریوں کی طرف سے حیدر آباد دکن بدستور جتھے جا رہے ہیں۔

——— کاظمی بل (خلع بل) کونسل آف سٹیٹ میں پاس ہو گیا ہے۔

——— حکومت بہار اس سال سرکاری ملازمین کی وردیوں کے لئے ۲۹ ہزار روپے کا کھدر خریدیگی۔

——— حکومت جنگل دہلی، لاہور اور پشاور میں ... کرتا ہے۔

——— بنگال اسمبلی میں ایک قانون پاس ہوا ہے جس کی رو سے پولیس کمشنر جس جلسہ میں مناسب سمجھے پولیس کے رپورٹر بھیج سکتا ہے۔

——— شمالی وزیرستان میں قبائلی لشکر اور برطانوی فوج میں زبردست معرکہ ہوا۔ جس میں ایک برطانوی افسر ہلاک دو برطانوی افسر اور متعدد ہندوستانی سپاہی زخمی ہوئے قبائلی لشکر کا بھی بہت نقصان ہوا۔

——— لکھنؤ میں ۱۵ مارچ کو پہلی مرتبہ زنانہ پولیس نے زنانہ پکٹروں پر ڈنڈا چارج کیا۔

——— جرمنی نے چیکوسلواکیہ پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا ہے اس رویہ کو روس نے نامنظور کیا ہے۔

آخری اطلاع

ماہ مارچ میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے۔ ان کو "اہلحدیث" ۳۔ مارچ میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ اگر ۳۰۔ مارچ تک ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوگی ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

مہلت ختم | جن اصحاب کی مہلت ختم ہے ان کو کسی حالت میں بھی مزید مہلت نہیں دی جائیگی بلکہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— لندن۔ فلسطین گول میز کانفرنس میں تصفیہ فلسطین کے حل کی آخری تجویزیں عرب اور یہود مندوبین کے حوالے کر دی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔ (۱) حکومت کا انتظام ایک اگزیکٹو کونسل کے سپرد ہوگا۔ جس میں برطانوی اگزیکٹو افسر کے علاوہ عرب یہود نمائندے بھی ہونگے۔ (۲) کونسل برطانوی ہائی کمشنر [illegible] کرے گی۔ (۳) فلسطین میں یہود کا داخلہ ۵ سال تک [illegible] رہیگا۔ (۴) فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائیگا۔

——— مصری وفد کے لیڈر نحاس پاشا نے پنڈت جواہر لعل نہرو اور دیگر کانگرسی لیڈروں کو آیندہ ماہ اپنے ایک سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت بذریعہ تار بھیجی ہے۔

اعیان اہلحدیث

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں اجلاس

۷-۸-۹-اپریل

یعنی بہ تعطیلات ایسٹر

قصبہ "فتحگڑھ چوڑیاں" ضلع گورداسپور

میں نہائت تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔

ہر بہی خواہ کانفرنس کو اس میں شریک ہو کر اپنی دینی اخوت کا ثبوت دینا چاہئے۔ نیز کانفرنس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی حتی الامکان امداد کرنی چاہئے۔

وقت نزدیک آرہا ہے۔ اس لئے بہت جلد تیاری کرنی چاہئے ہمدردان وشائقین کو دعوت پہنچے یا نہ مگر وہ خود توحید و سنت کے اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں۔

اہل حدیث گول میز کانفرنس | کی تائید مندرجہ ذیل حضرات نے بھی کی ہے:۔ ملک ابو یحیٰی امام خاں صاحب نوشہروی۔ انجمن محمدیہ جالندھر شہر۔ حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری معالج امراض چشم سیلچر۔ غلام رسول صاحب ناظم مجلس دعوت اہل التوحید پرسچہ کشمیر۔ ممبران جمعیتہ انصار اہل حدیث مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔

سرکاری اطلاع

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں جونیئر کلرکوں کی اسامیوں کیلئے

۲۷ مارچ ۱۹۳۹ء کو یونیورسٹی ہال لاہور میں ایک امتحان منعقد ہوگا۔ امیدواروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹائپ رائٹنگ کا امتحان ۲۲ مارچ ۱۹۳۹ء سے شروع ہوگا۔ اور یہ امتحان اس وقت تک جاری رہیگا جب تک تمام امیدوار [illegible] ہو جائے۔ انہیں امتحان کے کمرہ میں مطلع کیا جائیگا کہ وہ اس امتحان میں کس جگہ اور کب شامل ہوں۔ ٹائپ رائٹر [illegible] کمیشن کی طرف سے مہیا کئے جائینگے لیکن امیدوار اپنے اپنے ربڑ ہمراہ لائیں۔ تحریری مضامین اور ٹائپ رائٹنگ کے امتحان [illegible] کی چالیس [illegible]

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۔ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ

اوم منڈلی ۔ آریہ
اور
حیدرآباد دکن

جس طرح قادیانی محرر اور مقرر اپنے ذاتی اغراض اور مخصوص خیالات کی اشاعت کرتے ہوئے اپنے آپ کو اسلام کا خادم بتایا کرتے ہیں۔ چاہے ان کے خیالات اور مقالات سے اہل اسلام کو کتنا ہی اختلاف ہو۔ مگر وہ اپنے اس ادعا سے رکتے نہیں کہ ہم نفس اسلام کے خادم اور محافظ ہیں۔ ٹھیک اسی طرح آریہ لوگ اپنے عقائد اور اعمال خاصہ کی اشاعت کرتے ہوئے ہندو قوم کی حفاظت کا دعویٰ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ آج کل حیدرآباد دکن میں آریہ لوگوں نے جو تحریک ستیہ گرہ جاری کر رکھی ہے اس کو بھی ہندو جاتی کی رکشا سے تعبیر کرتے ہیں۔ دراصل ان دونوں تحریکوں کی غرض اپنے لئے بھرتی لینا ہے۔ یعنی قادیانی لوگ اسلامی خدمات کا اظہار کر کے مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کرنا چاہتے ہیں اور آریہ لوگ ہندوؤں کو اپنے اندر کھینچنا۔ آج ہم اس مطلب کو ذرہ تفصیل سے بیان کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوگا کہ آریہ لوگ دراصل ہندو قوم کی خدمت نہیں کرتے بلکہ خاص اپنے فرقہ کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ ان یعنی کارگذاری کو ہم ذیل میں دکھا کر ہندو قوم کو ... بتانا چاہتے ہیں۔

ملک میں اس وقت آریوں کے سامنے دو تحریکیں ہیں۔ جو اپنی نوعیت میں دونوں مختلف ہیں۔ ان کی حقیقت معلوم کرنے کے بعد یہ بات صاف سمجھ میں آجاتی ہے کہ ان میں سے ایک تحریک ہندو دھرم کے خلاف ہی نہیں بلکہ ہندو قومیت کے لئے گویا بم کا گولہ ہے۔

دوسری تحریک جس کو آریہ لوگ بڑی اہمیت دیکر سرفروشی تک پہنچ گئے ہیں اور کفن باندھ کر سر ہتھیلی پر رکھے ہوئے اور یہ شعر پڑھتے ہوئے گویا مقتل کو جا رہے ہیں۔ ؎

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

اس تحریک سے ہماری مراد تحریک حیدرآباد دکن ہے۔ اور پہلی تحریک سے مراد حیدرآباد سندھ کی اوم منڈلی ہے۔ یہ اوم منڈلی کیا چیز ہے۔ ہم اپنے الفاظ میں کچھ نہیں کہتے بلکہ اس سوسائٹی کی صدر صاحبہ کے الفاظ میں بیان کرینگے۔ اس سوسائٹی کا بانی ایک سادھو بتایا جاتا ہے جس کا نام دادا لیکھراج ہے۔ اس سوسائٹی کی ممبرات نوجوان ہندو لڑکیاں ہیں جو بانی سوسائٹی کی تعلیم کے اثر سے اپنے خاوندوں ماں باپ کو چھوڑ کر اسی کے آشرم میں تکلیف ... جاتی ہیں۔ ہمیں حیدرآباد سندھ کے باشندوں نے بتایا ہے کہ یہ تحریک عرصہ چار سال سے جاری ہے اور اس کے لئے ایک عالی شان عمارت بنوائی گئی ہے۔ جہاں وہ نوجوان لڑکیاں (منکوحہ اور غیر منکوحہ) رہتی ہیں۔ جو اس سوسائٹی کی باقاعدہ ممبر اور بعض عہدیدار ہیں۔ ایک مقدمہ کے دوران میں انکی صدر صاحبہ نے بیان دیا تھا جو اخبارات میں شائع ہو کر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اس میں موصوفہ نے کہا تھا کہ دادا جی جوان لڑکیوں کو اپنے گلے لگاتے ہیں، اپنی رانوں پر بٹھلاتے ہیں اور کسی وقت تقبیل الوجہ بھی کرتے ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارا اعتقاد کسی دین و دھرم پر نہیں ہے بلکہ وہی کچھ ہے جو دادا جی ہمیں سکھاتے ہیں یہ جوان لڑکیاں دادا جی کے اثر سے اتنی متاثر ہیں کہ اپنے گھر بار اور رشتہ داروں کو چھوڑ بیٹھی ہیں۔

اس لئے سندھ کے ہندوؤں میں اس کے خلاف ایک عام ہیجان پیدا ہو رہا ہے حکومت سندھ پر زور دیتے ہیں کہ وہ اس منڈلی کو خلاف قانون قرار دیکر اس کے برخلاف قانونی چارہ جوئی کرے اور لڑکیاں رشتہ داروں کے حوالے کردے۔ خیر ہمیں اس سے غرض نہیں۔

اب ہم تحریک حیدرآباد دکن کا ذکر کرتے ہیں کہ وہاں کیا بات ایسی پیدا ہوگئی کہ اس بےہتھیار فوج کو وہاں دوڑ جانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اگر آریہ اخباروں کا بیان صحیح مان لیا جائے۔ (جو کسی طرح بھی قابل تصدیق نہیں) تو صرف اتنی بات ہے کہ آریوں پر مذہبی رسوم کی ادائیگی کے سلسلہ میں حکومت نظام نے کچھ پابندیاں لگادی ہیں۔ یہ نہیں کیا کہ ان رسوم کو بالکل بند کر دیا۔ پس اب ان دونوں تحریکوں کی مثال یہ ہوگی۔ جیسے کسی غیر مسلم ریاست میں مسلمانوں کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روک دیا جائے ایسے ہی کسی اور غیر مسلم ریاست میں تھوڑی سی پابندی لگادی جائے کہ اذان مینار پر چڑھ کر نہ دیا کرو بلکہ مسجد کے صحن میں کہا کرو۔ تو کون مسلمان ہے جو یہ رائے دے کہ دوسری ریاست کا مقابلہ کرو۔ اور پہلی کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔

آریہ لوگ اگرچہ ... ہندو دھرم اور ...

محافظ ہوتے تو ساری توجہ حیدرآباد سندھ کی طرف مبذول کر دیتے۔ جہاں ہندو جاتی کو سخت روحانی صدمہ پہنچنے کے علاوہ ملک میں ان کی بڑی بدنامی ہو رہی ہے۔ مگر آریہ لوگ بالکل الٹ جا رہے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کو ہندو دھرم یا ہندو قوم کی خدمت کرنا منظور نہیں۔ بلکہ اس کی تہہ میں کوئی اور بات ہے ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالب!
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

(نوٹ) اس موقع پر ایک بات یاد آگئی۔ جس کے متعلق خیال کیا جا سکتا ہے کہ آریہ لوگ اس کو جواب میں پیش کریں گے وہ یہ کہ سوامی دیانند کی سوانح عمری کلاں میں سوامی جی کا ایک مقولہ لکھا ہے کہ ہندو دھرم اتنا وسیع ہے کہ اس میں پرمیشور کے ماننے والے اور نہ ماننے والے (دہریہ) سب آ سکتے ہیں۔

غالباً اسی لئے لاہور کے برہمو سماجی اور دیو سماجی دونوں گروہ ہندو کہلاتے ہیں۔ اگر یہ اصول صحیح ہے تو دادا لیکھ راج اور اس کی سوسائٹی بھی ہندو ہے۔ لہٰذا اس کے برخلاف کارروائی کرنا گویا ہندو جاتی کے برخلاف کارروائی کرنا ہے۔

اگر یہی جواب درست ہے تو یہ کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ ہندو قوم کوئی مذہبی اور دھرمی قوم نہیں ہے بلکہ محض ایک ملکی قوم ہے جس کو مذہب اور دھرم سے کوئی تعلق نہیں۔ کیا آریہ سماجی اس کی تصدیق کریں گے دیدہ باید!

قادیانی مشن

جماعت احمدیہ میں بھیانک آواز

اخبار الفضل مورخہ ۱۲۔ مارچ کے صفحہ پر ایک مختصر سا نوٹ دیکھ کر ہمیں بہت صدمہ ہوا۔ اس نوٹ کی سرخی ہے

"حضرت ام المؤمنین (زوجہ مرزا) کی شان میں ایک خبیث الفطرت کی انتہائی گستاخی"

اس کے بعد جو عبارت ہے وہ اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

"پیغام بلڈنگس لاہور میں مقیم ایک شخص غلام محمد نے حال میں ایک ٹریکٹ "بیعت رضوان کی حقیقت" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس میں اگرچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ذکر بھی کئی جگہ ہتک آمیز اور اشتعال انگیز الفاظ میں کیا گیا ہے۔ لیکن رسالہ کے صفحہ ۱۴ پر حضرت ام المؤمنین جنہیں ہر احمدی اپنی حقیقی ماں سے بھی بہت بڑھ کر قابل عزت و احترام سمجھتا ہے۔ اور جن کی شان میں کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی قطعاً گوارا نہیں کر سکتا۔ غلام محمد مذکور نے ایسے گندے اور انتہائی ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر خون کھولنے لگتا ہے۔ ہم اس وقت ان الفاظ کو دوہرا کر جماعت احمدیہ کے لئے ناقابل برداشت رنج و الم پیدا نہیں کرنا چاہتے۔"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء صفحہ ۲)

ٹریکٹ مذکور ہمارے پاس بھی آیا تھا جسے ہم نے معمولی سمجھ کر زاویۂ خمول میں پھینک دیا۔ لیکن الفضل کی شکایت سن کر ہمیں خیال ہوا کہ ہم بغرض تحقیق اس رسالے کا صفحہ ۱۴ پڑھ کر دیکھیں کہ یہ حکایت محکی عنہ کے مطابق ہے یا نہیں؟ جب دیکھا تو اس میں حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ کے ذکر کے بعد الفاظ ذیل مرقوم پائے کہ

خدا تعالیٰ نے ان برکتوں اور رحمتوں کے طفیل انہیں ایک مبارک خاتون بنایا۔ جن دونوں کے مقابل قادیان کی نام کی (ف) ...... یزید تثلیث کی وجاہت اور مکی مشرکوں کے ظلم و ستم کا نمونہ دکھلایا اور ناپاک طبع خاتون ہونے کے باوجود قادیان میں اپنے آپ کو مبارک خاتون بنا کر حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ کی ہتک عزت کر کے روح القدس کو سخت بھڑکایا اور جوش دلایا جس نے مجھے ان کے لئے موسیٰ اور غلام محمد بنایا۔ (ٹریکٹ مذکور صفحہ)

اسی خاتون کے حق میں یہ الفاظ بھی لکھے گئے ہیں :-

"......... کی والدہ ہرگز ہرگز حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے الہاموں میں مبارک خاتون نہیں ہے بلکہ وہ ایک ناپاک طبع اور دنیا پرست خاتون ہے"

(ایضاً صفحہ ۱۴)

اہلحدیث عربی زبان میں عورت کو اتنا واجب العزت ٹھیرایا گیا ہے کہ عورتوں کی جماعت کو "حرمہ" کہتے ہیں۔ اس لئے ہم تو کسی خاتون کے حق میں زبان درازی کرنا ممنوع جانتے ہیں مگر یہاں معاملہ اور ہے۔ شخص مذکور (شیخ غلام محمد) مرزا صاحب قادیانی کا معتقد ہے وہ جو کچھ کہتا اور کرتا ہے (بزعم خود) مرزا صاحب کے الہامات کے ماتحت کرتا ہے۔ لہٰذا یہ معاملہ ایسا ہے کہ بقول "محتسب را درون خانہ چہ کار"۔ ہم اس میں دخل دینا مناسب نہیں جانتے۔ البتہ ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ حرمہ کی

آسمانی جواب باوجود اس ماننے کے جب ہم نے عارفانہ رنگ میں نظر کی تو اس میں مرزا صاحب متوفی کیلئے آسمانی جواب پایا جس کی تفصیل یہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کی ناجائز طور پر توہین یا ہتک عزت کرے خدا تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ اس کی بھی ہتک عزت ہوتی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک کتاب لکھی تھی۔ جس کا نام "نجم الہدیٰ" ہے۔ اس میں اپنے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے یہ عربی شعر لکھا ہے ؎

ان العدیٰ صاروا خنازیر الفلا
ونساءھم من دونھن الاکلب

یعنی ہمارے مخالف جنگلوں کے سؤر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ کر ہیں۔

ناظرین کرام! خصوصاً مہذب احمدی حضرات غور کریں کہ مرزا صاحب کو (بزعم ایشاں) یہ حق تو پہنچ سکتا تھا کہ وہ اپنے مخالفین کو جنگلی سؤر کہیں مگر انہیں اس کا کیا حق تھا کہ وہ اپنے مخالفین کی .... کو بھی

(ف) نام لکھنے سے ہماری شرافت مانع ہے ۱۲ منہ

کتیوں سے بڑھ کر قرار دیتے۔

مستورات مذکورہ بیچاری بے گناہ بے زبان اور بے قلم تھیں اس لئے ان کی طرف سے تو مرزا صاحب کو ان کی بدگوئی کا کوئی جواب نہ ملا ہوگا۔ مگر قدرت خدا تو ذوالانتقام ہے اور اس کے سچے رسول کی حدیث مذکورہ بھی اپنے معنی میں صحیح ہے۔ اور اس بدگوئی کا جواب ملنا

ضروری تھا۔ اسی لئے ٹریکٹ زیر نظر میں یہ الفاظ لکھے گئے۔ جن کو ہم بُرا سمجھتے ہیں۔ مگر قانون قدرت یہی ہے

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

(نوٹ) اصل واقعہ پر اظہار رنج کرنے میں ہم "الفضل" کے ساتھ شریک ہیں۔

(ریویو قادیان ماہ ستمبر ۳۸ء ص منقول)

معیار خلیفہ صاحب نے جس خود مطلبی کے رنگ میں مضمون حدیث کو بگاڑا ہے اس سے تو بہتر تھا کہ وہ سرے سے حدیث کا انکار ہی کر دیتے۔ مگر چونکہ آپ ایک کامل دنیادار مدبر ہیں اس لئے ایسی روش اختیار کی کہ ایمانی حالت بھی عریاں نہ ہو اور کام بھی چل جائے۔ چنانچہ آپ نے حدیث کا سرے سے انکار تو نہ کیا مگر وہ فقرہ جو ان کے خیال میں قادیانی نبوت کے حق میں شمشیر برہنہ تھا اسے محرفانہ تاویل سے اٹھا دیا۔

خلیفہ صاحب! اگر رادیان حدیث کی پرکھ اسی اصول پر کی جا سکتی ہے جو آپ نے وضع کیا ہے تو ہر اسماء الرجال کی کتب تو کیا خود جملہ احادیث بلکہ قرآن پاک کا بھی خدا حافظ۔

قرآن و حدیث میں وہ کونسا مضمون ہے جسے مختلف پیرایوں، مختلف الفاظ، مختلف اوقات و مواقع کو ملحوظ رکھ کر حسب اقتضاء حال اجمال و تفصیل سے ادا نہیں کیا گیا۔ خود اپنی پیش کردہ احادیث کو ہی دیکھ لیں۔ آپ تو صرف پانچ اور چھ خصوصیات کے فرق کی بنا پر ہی نعل در آتش ہو گئے۔ ذرا گہری نگاہ ڈالتے تو کچھ اور بھی نظر آتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ آپ کو نظر آیا بھی۔ مگر چونکہ بحکم صاحب الغرض مجنون صرف اپنے مدعا کو پورا کرنا تھا۔ اس لئے آپ نے دیگر اختلافات کو گول مول ہی تسلیم کر کے چپ سادھ لی۔ دیکھئے پانچ خصوصیات والی حدیث میں چار تو وہی ہیں جو چھ والی میں اور ایک اور ہے یعنی شفاعت اور چھ والی میں شفاعت ندارد ہے اور اوتیت جوامع الکلم نیز ختم بی النبیون زائد ہیں مگر آپ کی دیانت داری ہے کہ ختم بی النبیون کا جملہ توڑ دیا"۔ مگر دوسرا اختلاف چپکے سے ہضم کر گئے یہ کیوں؟

صاحب من! آنحضرت کے فضائل و خصائص کا انحصار صرف انہی ۵ یا ۶ پر نہیں ہے۔ احادیث میں اور بھی بہت سے فضائل مرقوم ہیں مثلاً فرمایا انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامۃ۔ انا اول من یقرع باب الجنۃ۔ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسئلہ ختم نبوت کو ان الفاظ میں مبرہن فرمایا ہے کہ

چھ باتوں میں مجھے جملہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) میں وہ کلمات دیا گیا ہوں جو تمام وحی نبوت و رسالت کے جامع ہیں۔ (۲) مدد کیا گیا ہوں میں ساتھ رعب کے۔ (۳) حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں (۴) تمام زمین میرے لئے پاک مسجد بنائی گئی۔ (۵) بھیجا گیا ہوں میں تمام کافۃ ناس کے لئے۔ (۶) ختم کیا گیا ہے میرے ساتھ سلسلہ بعثت انبیاء کرام کا۔

اس حدیث کے چھٹوں جملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کے آئینہ دار ہیں۔ جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں [1] مگر خلیفہ صاحب قادیانی نے باوجود دعویٰ قرآن و حدیث دانی کے اس جگہ اپنی بے بصیرتی کا پورا ثبوت دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ خلیفہ صاحب راقم ہیں:-

"اس حدیث ختم بی النبیون کا مطلب ہے کہ آنحضرت کے ذریعہ نبیوں کا زمانہ ختم ہو گیا ہے پہلے ایک نبی آتا تو وہ اپنے سے پہلے تشریعی نبی کے زمانہ کو ختم کر دیتا۔ مگر اس کے ختم کا تعلق صرف اپنے سے پہلے نبی سے ہوتا تھا۔ کسی دوسرے سلسلہ کے نبی کو وہ ختم نہ کر سکتا تھا۔ لیکن رسول کریم نے گذشتہ تمام سلسلوں کی شریعتیں ختم کر دی ہیں۔ پس اس حدیث میں آئندہ نبوت کے بند ہونے کا کوئی ذکر نہیں۔ اس حدیث کے جو معنی میں نے کئے ہیں۔ ان پر ایک اعتراض پڑ سکتا ہے وہ یہ کہ یہ مضمون تو ارسلت الی الخلق کافۃ میں آ چکا ہے پھر ختم بی النبیون میں دوبارہ اسے بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اگر مضمون ایک ہے تو آنحضرت کی خصوصیتیں پانچ رہ جاتی ہیں۔ حالانکہ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے چھ خصوصیتیں حاصل ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ارسلت الی الخلق کافۃ اور ختم بی النبیون میں واؤ تفسیری ہے گویا آنحضرت نے یوں فرمایا کہ چونکہ میں ساری دنیا کی طرف مبعوث ہو کر آیا ہوں اس لئے میرے ذریعہ سب نبیوں کی شریعتیں ختم کر دی گئیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ دوسری حدیثوں میں چھ کی بجائے پانچ خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔ پس میرے خیال میں پہلی حدیث کے راوی کو غلطی لگی ہے کہ اس نے پانچ کو چھ کر کے بیان کر دیا"

[1] تفصیل مطلوب ہو تو آج ہی ہماری کتاب "خاتم النبیین" کے خریداروں میں نام درج کرائیں۔

ahmadimuslim.de

انا سید ولد آدم وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی - اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذالک المقام غیری

یعنی قیامت کے دن میری امت تمام انبیاء سے زیادہ ہوگی - جنت کا دروازہ سب سے اول میں کھٹکھٹاؤنگا جتنی میری تصدیق کی گئی ہے اور کسی نبی کی نہیں کی گئی میں اولاد آدم کا سردار ہوں - آدم اور ان کے علاوہ جملہ انبیاء قیامت کے دن میرے ہی جھنڈے کے نیچے پناہ گزیں ہونگے -

عرش الہی کے داہنے طرف میں ہی کھڑا ہونگا وغیرہ

وغیرہ - اسی طرح احادیث مشتمل بر اسماء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر کہیں حضور کے نام مذکور ہیں کہیں چھ - جن میں چار نام پہلی حدیث سے مختلف ہیں وغیرہ - ایسا ہی دیگر ابواب حدیث میں قریبًا قریبًا یہی نقشہ نظر آئے گا -

اب کیا آپ سب جگہ اسی اصول کو کام فرمائینگے ؟ خلیفہ جیؔ کاش آپ کسی اہل حدیث محدث کی صحبت میں بیٹھتے تو ایسا نہ فرماتے - لیکن اس کا کیا علاج کہ آپ بھی اپنے والد ماجد کی طرح علم لدنی کے مدعی ہیں - اس لئے جو چاہیں کہیں جیسا انہوں نے دمشق سے مراد قادیان بتایا آپ بھی جو چاہیں کہہ دیں سننے والے زندہ رہیں - (باقی)

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

از سید عبدالحفیظ سلفی - ایڈیٹر مجلہ سلفیہ دربھنگہ (بہار)

کیسی بہجت آفریں ہوگی وہ ساعت جبکہ ہماری کانفرنس کا اکیسواں سالانہ اجلاس فتح گڈھ میں شروع ہوگا - خدا کرے جن مقاصد کو لیکر ہم لوگ وہاں جمع ہوں اس میں کامیابی نصیب ہو - کانفرنس کے ساتھ جماعت اہل حدیث کی محبت ایک فطری شے ہے کیونکہ یہی وہ کانفرنس ہے جس کے ذریعہ ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کا ایک خاص وقار قائم ہے اور باوجود اس قدر انتشار کے یہ جماعت ایک زندہ جماعت سمجھی جاتی ہے - اللہ تعالیٰ اس مقدس ہستی کا سایہ قوم کے سر پر تادیر قائم رکھے جس کی مساعی جمیلہ سے یہ کانفرنس قائم ہوئی اور اب تک قائم ہے - بانیان نے کانفرنس کو قائم کرکے جماعت اہل حدیث پر جو احسان رکھا ہے وہ ناقابل فراموش ہے خدا ان کو جزائے خیر دے -

کانفرنس اور اس کی شاخوں کا قیام

مجھے نہایت افسوس ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے جماعت اہل حدیث نے اپنی کانفرنس سے بڑی بے توجہی برتی ہے - یہی وجہ ہے کہ کئی سالوں کے بعد اس کا سالانہ اجلاس فتح گڈھ میں منعقد ہو رہا ہے - میرے ناقص خیال میں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی شاخیں تمام صوبجات میں قائم نہیں ہیں - یہی وجہ ہے کہ بعض صوبوں نے مختلف ناموں سے کانفرنس یا جمعیۃ قائم کر لی ہے اور ان کے اغراض و مقاصد کانفرنس سے جداگانہ ہیں انہیں کانفرنس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کلکتہ اور پنجاب میں جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث قائم ہے - تو لاہور میں آل انڈیا اہل حدیث دار الاشاعت قائم ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت کے لوگوں کی توجہ دوسری طرف ہوتی گئی اور کانفرنس کے ساتھ جو اگلی محبت تھی وہ جاتی رہی

ہمارے صوبہ بہار میں جماعت اہل حدیث کے بعض مخلصوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ صوبہ بہار کے اہل حدیثوں کی تنظیم کی جائے اور اس کا نام جمعیۃ اہل حدیث صوبہ بہار رکھا جائے - چنانچہ مجلس شوریٰ ہوئی اور اس مسئلہ پر کافی غور و خوض کیا گیا - آخر یہ بات طے ہوئی کہ کوئی نئی کانفرنس قائم کرنا قطعی غیر مناسب ہے کیونکہ اس سے بجائے اتحاد کے انتشار بڑھتا جائیگا - ہماری آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس قائم ہی ہے اسی کی شاخ قائم کی جائے اور اس کے مقاصد وہی ہوں جو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے ہیں - اس سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ کانفرنس کے مقاصد کو پورا کرنے میں صوبائی کانفرنس تقویت پہنچائیگی - خدا کا فضل و احسان ہے کہ صوبہ بہار اہل حدیث کانفرنس قائم ہوئی - افسوس ہے کہ جماعت کے بعض افراد کی طرف سے اس کی مخالفت کی گئی - لیکن شکر ہے کہ یہ مخالفت کامیاب نہیں ہوئی اور اس کا پہلا عظیم الشان اجلاس دربھنگہ میں منعقد ہو رہا ہے

مجھے جہاں تک علم ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے اب تک صوبائی شاخوں کے قیام پر غور و خوض نہیں کیا ہے[1] - ممکن ہے کہ ابتدا میں اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی ہو - لیکن اب موجودہ صورت حال میں جبکہ کانفرنس کے سامنے یہ مسئلہ بھی پیش نظر ہے کہ کیونکر کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط و مستحکم کیا جائے تو صوبائی شاخوں کے قیام کا مسئلہ بھی ہماری توجہ کا بہت زیادہ مستحق ہے میری یہ رائے ہے کہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب و کلکتہ کو کانفرنس کی شاخ بنا دیا جائے - اور اس کا الحاق کانفرنس سے ہو جائے - ان کا نام صوبہ پنجاب اہل حدیث کانفرنس و صوبہ بنگال اہل حدیث کانفرنس رکھا جائے اس طریقہ پر تین صوبوں میں تو کانفرنس کی شاخ آسانی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے - باقی صوبوں کے لئے ایک وفد بنایا جائے جو دورہ کرکے کانفرنس کی شاخ قائم کرے -

اہل حدیث کانفرنس کے آفس پر پنجابیوں کا قبضہ

ہماری جماعت کے بعض حضرات کو یہ اعتراض ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس محض چند پنجابیوں[2] کی ہے - اس کا

---

[1] کیا اور بہت کیا - صوبہ وار کیا - ضلع وار کیا بلکہ قصبہ وار کیا (اہلحدیث کے گذشتہ فائل ملاحظہ کریں) مگر ان منتشر افراد کو کون جمع کرتا - (اہلحدیث)

[2] پنجابیوں سے مراد دہلی کے پنجابی سوداگر ہیں - یہ اعتراض معاصر صحیفہ دہلی میں بھی نکلا ہے اور سامرود سے بھی اٹھا ہے - دونوں صاحب یہی کہتے ہیں کہ یہ کانفرنس صرف سوداگران دہلی کی ہے اس میں علماء نہیں ہیں - ایسا کہنا غالبًا عدم اطلاع یا تجاہل عارفانہ پر مبنی ہے - آج بھی جو علماء اس میں شریک ہیں اور شوریٰ میں شرکت کرتے ہیں ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں - مولانا احمد اللہ صاحب - مولانا شرف الدین صاحب - مولانا احمد صاحب - مولانا محمد یونس صاحب - مولانا عبید الرحمٰن صاحب - مولانا حکیم علی صاحب -

(باقی صفحہ ۱۰)

آفس شروع سے انہی کے ہاتھوں میں ہے۔

میرے خیال میں یہ صوبائی تعصب ہماری جماعت کے لئے زیبا نہیں۔ ایک اہل حدیث خواہ پنجاب میں ہو خواہ بمبئی میں وہ ہمارا فرد ہے۔ ہمیں اس سے صوبائی تعصب رکھنا قطعاً غیر مناسب ہے۔ یہاں پنجابی بہاری کا سوال نہیں بلکہ اصل سوال کام کا ہے۔ پنجاب سے کانفرنس کے قیام کے متعلق آواز اٹھی ملک کے تمام صوبوں نے اس کا ساتھ دیا۔ حافظ حمید اللہ صاحب نے کانفرنس کی خدمات میں نمایاں حصہ لیا، فنانشل سکرٹری مقرر ہوئے۔ یہ کوئی ضرور نہیں کہ کانفرنس کا نظم حافظ حمید اللہ صاحب ہی کے ہاتھوں میں محفوظ ہے۔ آج ہماری جماعت کا کوئی شخص حافظ حمید اللہ صاحب سے زیادہ کام کرنے والا اٹھے وہ فنانشل سکرٹری مقرر کیا جاتا ہے صوبائی تعصب کی بنا پر کسی کے کارناموں کو نظر انداز کر دینا کہاں کا انصاف ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہر سال عہدہ داروں کا جدید انتخاب ہونا چاہئے۔ اس کے متعلق ہمیں نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔ ابھی انگریزوں کی حکمرانی کو ہندوستان میں زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن افسوس ہے کہ ہم اس قدر ذہنی غلامی میں مبتلا ہیں کہ اپنے تمام کاموں میں یورپ کی تقلید کو پیش پیش رکھتے ہیں۔ اور اپنی کانفرنسوں کے اصول و آئین وہی رکھتے ہیں جو یورپ میں مروج ہیں کانفرنس کی صدارت کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ جماعت کے تمام اصحاب رائے مل کر غور و فکر کریں اور اس کے بعد کانفرنس کی کرسی صدارت کو اس کی زندگی تک کے لئے حوالہ کر دیں۔ عہ اس کی ذات پر ہمیں کامل یقین و اطمینان ہو اور جب تک اسلامی اصول کے مطابق اس سے کوئی ایسی بات سرزد نہ ہو جو اسلام کے صریح خلاف ہو تو ہمیں اس کی صدارت میں کسی قسم کا اعتراض نہ ہونا چاہئے۔

اب رہی یہ بات کہ ہماری جماعت میں ایسے افراد پیدا نہ ہو سکیں گے جو آئندہ چل کر کرسیٔ صدارت کے فرائض کو انجام دے سکیں۔ تو اس کے متعلق میرا خیال ہے کہ صوبائی کانفرنسوں کے صدر یقیناً آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے صدر کے بعد اس کی جگہ پر کام کرنے کے اہل ہونگے۔ صدر کی معاونت کے لئے ایک مجلس شوریٰ قائم کر دی جائے۔ لیکن مجلس شوریٰ کا فیصلہ ووٹ کے ذریعہ نہیں کیا جائے بلکہ صدر کی اجازت کے بعد اس کا فیصلہ ہو۔ مجلس شوریٰ کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ جماعت کے صائب الرائے حضرات جناب صدر کے سامنے مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کو پیش کر دیں اور اس کے بعد وہ وہی کریں جو صدر کا حکم ہو۔ اس طریقہ پر نظام اچھی طرح قائم رہ سکتا ہے اور یہی اسلامی طریقہ کار بھی تھا۔

کانفرنس میں شرکت کئی سال کے بعد کانفرنس کا یہ سالانہ اجلاس ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بہت سے اہم مسائل پر غور و خوض کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں جوق درجوق کانفرنس میں شرکت کرنی چاہئے۔ میں اگرچہ پنجاب سے بہت دور رہتا ہوں لیکن خیال ہے کہ کانفرنس میں شریک ہوں۔ شہ امید ہے کہ قریب کے لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونگے اور اپنی کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن کوشش کرینگے۔

(بقیہ حاشیہ از صلہ)

مولانا عبد الوکیل صاحب۔ مولانا عبد الحنان صاحب غرض دہلی کے جملہ اہل حدیث مع خاندان حضرت میاں صاحب مرحوم اس کے ممبر رہے۔ یہاں تک کہ مولوی عبد الوہاب صاحب صدر بازار والے اور حافظ حکیم عبد الوہاب صاحب بھی اس کے ممبر رہے۔ اور مجلس شوریٰ میں بھی شرکت کرتے رہے۔

سامرود تو دہلی سے بہت دور ہے اس لئے ان کا ایسا کہنا تو کچھ تعجب انگیز نہیں ہے۔ لیکن صدر بازار سے ایسی آواز اٹھنا کوئی وجہ نہیں رکھتا بجز اسکے کہ شیخ سعدی کے اس فقرے کی تصدیق کی جائے۔ ع

نزدیکاں بے بصر دور۔ (اہلحدیث)

سے جہاں تک میرا گمان ہے کانفرنس کے جملہ عہدیداران مع ممبران مجلس شوریٰ اس پر راضی ہیں کہ کوئی اور جماعت اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ بعض دفعہ کچھ ردو بدل بھی ہوا مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ اب بھی اگر کوئی جماعت یا کوئی شخص مستعد ہو کر اس کام کو ہم چلائینگے تو میں اپنی ذات خاص سے اصالۃً، حافظ حمید اللہ صاحب کی طرف سے نیابتاً اعلان کرتا ہوں کہ وہ ہمیں سبکدوش کریں (مگر یہ (اقدام) کام کو ترقی دینے کے لئے ہو نہ کہ تنزل کے گڑھے میں گرانے کے لئے)۔ بے شک ایسے اصحاب جلسہ مذکورہ میں تشریف لائیں اور کھل کر کانفرنس میں اس بحث کو اٹھائیں۔ ہم دونوں مع جناب صدر کانفرنس (سلمہ اللہ) کے عمر طبعی سے گزر چکے ہیں۔ ہماری خوشی کی حد نہ رہیگی اگر ہم کانفرنس کو ایسی حالت میں دیکھیں جس سے امید ہو کہ ہمارے پیچھے بھی بہتی بہتی رہیگی۔ واللہ علی ما نقول شہید۔ (اہلحدیث)

عہ امیر المومنین کی طرح؟

تردید کفارہ مسیح

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری)

کفارہ مسیح کے معنی ہیں کہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ حضرت مسیح ہمارے گناہوں کے عوض پھانسی دیئے گئے۔ چنانچہ پولوس (عیسائیوں کا مقدس رسول) کہتا ہے۔ یسوع مسیح نے ہمارے گناہ اٹھا لئے ہمارے لئے لعنتی ہوا ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑا دیا۔ یہ عقیدہ جیسا کچھ ہے اس کی تردید سنے بغیر اس کو ناقابل قبول کہہ سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی تردید کے لئے بہت مختصر لفظوں میں ارشاد ہے۔ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ۔ (کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔)

اس ظاہر البطلان عقیدے کی تردید میں مندرجہ ذیل مضمون ملاحظہ فرمائیں۔ (اہلحدیث)

"المائدہ" مسیحی ماہوار پرچہ نے سنہ رواں کے فروری میں دقوع کفارہ سے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔ اور اس مقصد کے ثابت کرنے کے لئے کہ مسیح لوگوں کے گناہوں کے لئے خوشی خوشی مصلوب ہوئے۔ پُر فریب چالوں سے کام لیا ہے۔ اب ناظرین کے سامنے ہم پہلے انجیل کی عبارت رکھ کر کھلا ہوا مطلب پیش کریں گے بعد ازیں مسیحی نامہ نگار کی تاویل مع الجواب معروض کرینگے۔ واللہ الہادی و ھو الموفق للصواب۔

بقول عیسائیاں جب یسوع کی جان کنی کا وقت

شہ آپ مولانا عبد الجبیر صاحب کے ساتھ ضرور تشریف لائیے۔ (اہلحدیث)

قریب ہونے لگا تو مسیح ہمراہ اپنے شاگردوں کے ایک باغ میں گیا اور وہاں پہنچ کر اپنے شاگردوں سے کہا کہ میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہ کہہ کر تھوڑا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یہ دعا مانگی:۔

اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ (صلیبی موت) مجھ سے ٹل جاوے۔ (متی باب ۲۶/۳۹)

مرقس میں اس طرح ہے کہ

اے میرے باپ تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے اس پیالہ (صلیبی موت) کو میرے پاس سے ہٹالے۔

(۱۴/۳۶)

ناظرین! ان دونوں حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح صلیبی موت پر راضی نہ تھے۔ مثلاً ایک مریض اگر یوں کہے کہ اے میرے پروردگار اپنے حکم سے تو اس مرض کو دور کر دے تو اس سے کوئی ذی عقل یہ نہ سمجھیگا کہ مریض اپنے مرض پر راضی ہے۔ اس طرح حضرت مسیح کی فریاد کو سن کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضرت مسیح اپنے پیالہ (صلیبی موت) سے راضی تھے۔

اس پر "المائدہ" کے نامہ نگار نے یوں لکھا ہے کہ:۔

"خداوند نے اس پیالہ (صلیبی موت) کے خلاف اپنی خواہش کا اظہار کرنے کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا تھا کہ میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو پس اگرچہ خداوند مسیح موت کے تلخ پیالہ کو پینا نہ چاہتا تھا۔ لیکن مشیت ایزدی کا پورا کرنا اسکے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر تھا۔ پس اس کی یہ دعا اس کی بے قراری کا اظہار ہے نہ کہ نارضامندی کا۔ پس یہ کہنا کہ یہ دعا رد موت صلیب تھی قلت تدبر کا نتیجہ ہے"

ناظرین! نامہ نگار کا مذکورہ استدلال اسی انجیلی فقرہ سے ہے کہ میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔ بلاشبہ یہ فقرہ لوقا میں ملتا ہے اور متی میں اس طرح ملتا ہے کہ مسیح نے دوبارہ جا کر دعا مانگی:۔

"اے میرے باپ اگر یہ میرے پئے بغیر ٹل نہیں سکتا تو تیری مرضی پوری ہو" (۲۶/۴۲)

ظاہر ہے کہ مسیح نے اپنی دعا کی قبولیت کو خدا تعالے کی مرضی پر موقوف نہیں کیا۔ تاکہ نامہ نگار کا استدلال درست ہو سکے بلکہ مسیح نے خدا تعالیٰ کی مرضی کو رد بلا نہ کر سکنے پر موقوف کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح نے اپنے آپ کو بدرجہ مجبوری خدا تعالیٰ کے سپرد کیا ہے۔

ناظرین! متی کے فقرہ کو اس مثال کی روشنی میں سمجھیں۔

مثال ایک شخص اپنے افسر اعلیٰ سے بار بار کہتا ہے کہ سرکار مجھ کو جیل کی سزا سے بچا لیجئے اور پھر منہ کے بل گر کر التجا کرتا ہے کہ سرکار آپ کے بس کی بات ہے آپ مجھ کو اس بلا سے چھڑا لیجئے۔ اور پھر آخر میں باصول قہر درویش برجان درویش یہ بھی کہتا ہے کہ اچھا سرکار اگر بغیر سزا یافتہ ہونے کے میں بچ نہیں سکتا تو آپ ہی کی مرضی پوری ہو۔

تو کیا شخص مذکور کے ایسی التجاؤں اور فریادوں سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ سزائے جیل پر رضامند ہو گیا اگر عقلاء اس کے رضامند ہونے کا ثبوت ان فقروں سے نہیں پا سکتے تو مسیح کی بابت انہیں فقروں کے استعمال کے باوجود رضامند ہونے کا ثبوت کیسے نکل سکیگا۔ ہم نامہ نگار کو مغالطہ نہیں دینا چاہتے۔ اس لئے کھلے لفظوں میں ہم کہتے ہیں کہ لوقا کی عبارت سے ان کا استدلال درست ہوتا اگر متی کے مزید فقرات مذکورہ اسکی تردید نہ کرتے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسیح کے واقعہ باغ میں اناجیل اربعہ کا یہ حال ہے۔

واقعہ باغ میں اناجیل اربعہ کا طرز یوحنا میں باغ میں جانے کا واقعہ ہے مگر شاگردوں سے دعا کرانے اور کرنے کا کچھ ذکر نہیں۔ اور لوقا میں صرف ایک بار اس طرح دعا کرنے کا ذکر ہے کہ

اے باپ یہ پیالہ مجھ سے ہٹالے تاہم میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔

اس کے بعد دوبارہ دعا کرنے کا مطلقاً ذکر نہیں۔ مرقس میں دوبارہ دعا کرنے کا ذکر ہے۔ متی میں واقعہ باغ کے دعا میں تین بار دعا کرنے کا ذکر ہے۔ اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ہمارا استدلال اس کتاب سے ہے جو اس موقعہ کے بیان میں سب سے زیادہ تفصیلی بیان کر رہا ہے۔ پس جب ہم نے متی جیسے مفصل کتاب کے حوالے سے مسیح کے دوبارہ سہ بارہ دعا کے حسب ذیل الفاظ کو نقل کر دیا

اے میرے باپ اگر یہ میرے پئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو۔

اور یہ ثابت کر دیا کہ مسیح کی دعا حسب بیان متی رضائے بالموت پر دلالت نہیں کر سکتی۔ تو پھر نامہ نگار کا متی کے فقرات کو نہ نقل کرنا اور دوسری اور تیسری بار کے دعائیہ فقرات کو نظر انداز کر دینا سوائے حق پوشی اور مغالطہ دہی کے کیا ہے۔ حالانکہ عیسائیوں نے متی کو اول الاناجیل قرار دیا ہے۔ اور عہد جدید کی سب کتابوں میں سے اس کو پہلے نمبر پر رکھا ہے۔

علاوہ ازیں مرقس اور متی کا بیان ہے کہ

اس کے بعد جب مسیح گرفتار ہوئے اور عدالت میں حاکم کے روبرو ہوئے اور آخر میں جب صلیب پر لائے گئے تو مسیح نے بڑے زور سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"

(متی ۲۷/۴۶ مرقس ۱۵/۳۴)

اب ظاہر ہے کہ مسیح کا یہ شکوہ کہ اے خدا تو نے مجھ کو کیوں نہ بچا لیا اور موت کے لئے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ صاف دلالت کرتا ہے کہ مسیح اس موت کے لئے قطعی راضی نہ تھے۔ حضرت یوسف بچپن میں جب بھائیوں کے ہاتھ تکلیف اٹھاتے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں ؎

کجائی اے پدر آخر کجائی

ز حال من چنیں غافل چرائی

اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت یوسف اپنی اس طرح کی شکایت و فریاد کے باوجود اسی زدو کوب میں مبتلا ہونے پر راضی تھے۔ اگر یوسف کی رضا اس شکایت پر ثابت نہیں ہو سکتی تو مسیح کی شکایت کے باوجود رضا کا استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔ حالانکہ دونوں شکایتیں متحد المعنے ہیں۔

نامہ نگار کی حیرانی دیکھئے کہ پہلے تو یہ لکھا کہ مسیح کی دعا ان کی بے قراری کا اظہار ہے نہ کہ رضامندی کا (صفحہ ۱ کالم ۲)

پھر چلتے چلتے یہ لکھا کہ

اس دعا سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند مسیح

تورات، انجیل، اور قرآن مجید کا مقابلہ اور قرآن کی فضیلت۔ قیمت ۱۲

مرنے پر راضی نہ تھا۔ (ص۱۱ کالم اول)
تصرف قدرت ہے کہ حق برزبان جاری گردد کے اصول پر کام لے رہی ہے۔

اس کے بعد نامہ نگار نے لکھا ہے کہ مسیح بذات خود موت پر راضی نہ تھا۔ ورنہ وہ خودکشی ہوتی۔ البتہ خدا کی مرضی کے ماتحت موت قبول کرنے پر آمادہ تھا۔

ہمارے نامہ نگار اگر علم منطق سے شناسا ہوں توہم ان سے یہ عرض کرینگے کہ موت پر راضی ہونا مطلق ہے اور کسی کے ماتحت موت پر راضی ہونا مقید ہے۔ اور قاعدہ یہ ہے کہ انتفاء مطلق سے انتفاء مقید ضروری ہے۔ پس جب آپ نے دعائیہ فقرات کو مدنظر رکھ کر یہ کہہ دیا کہ وہ مرنے پر راضی نہ تھا تو آپ نے انتفاء مطلق کر دیا۔ تو کسی کے ماتحت رہ کر مرنے پر راضی ہونے کی خود نفی ہو گئی۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اگر مسیح اپنی موت پر راضی ہوتے تو یہ مقولہ مسیح یوحنا میں مذکور نہ ہوتا۔ جب افسر عدالت نے یسوع سے کہا کیا تو نہیں جانتا؟ کہ مجھے تیرے چھوڑ دینے کا اور صلیب دینے کا اختیار حاصل ہے۔ یسوع نے اسے جواب دیا :-

اگر تجھے اوپر سے نہ دیا جاتا تو تیرا مجھ پر کچھ اختیار نہ ہوتا اس سبب سے جس نے مجھے تیرے حوالہ کیا اس کا گناہ زیادہ ہے۔

معلوم ہوا کہ مسیح کے سلسلہ گرفتاری سے لیکر حاکم عدالت تک سب گناہ گار رہیں۔ اور ان میں سے سب سے زیادہ گناہ اس کا ہے جس نے مسیح کو گرفتار کرایا۔ اب قابل غور ہے کہ اگر مسیح مصلوب ہونے پر اس لئے راضی تھے کہ لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جاویں تو جو لوگ ان کو مصلوب کرانے کا ذریعہ ہوئے ہیں ان کو آپ کیوں گنہگار بتا رہے ہیں۔ جب ان چند گنہگاروں کی بدولت مسیح مصلوب ہو کر دنیا کو نجات دے رہے ہیں تو عقلاً انکو گنہگار نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ قابل تعریف چیز کے ذریعہ ہوئے ہیں۔ علاوہ اس کے جب مسیح موت پر راضی تھے تو براہ راست خود حاضر عدالت ہو کر صلیب پر کیوں نہ چڑھ گئے۔ تاکہ دوسروں کے گرفتار کرنے اور پھر ان کے گناہ گار ہونے کی ضرورت نہ پڑتی۔ آخر اس میں مصلحت کیا تھی کہ بقول عیسائیاں مسیح دوسروں کو گناہ گار بنا کر مصلوب ہوئے؟ دیدہ باید۔

معلوم ہوا کہ مسیح موت پر راضی نہ تھے اس لئے جو اسکے ذریعہ ہوئے وہ گناہ گار ہوئے۔ پس جب حضرت مسیح کا خوشی خوشی جان دینا ہی ثابت نہ ہوا تو مسئلہ کفارہ کے منعدم اور باطل ہونے میں کیا شک رہا۔

(باقی آئندہ)

بریلوی مشن

فرقہ غالیہ اور وحدت الٰہیہ

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

توحید مذہب اسلام کا مایہ ناز مسئلہ ہے۔ ہر زمانہ میں مسلمان اسی پر فخر کرتے رہے کہ مذہب اسلام نے جیسا توحید باری کو واضح بیان کیا ہے۔ کسی مذہب نے ایسی وضاحت نہیں کی۔ جہاں حضرت مسیح کی الوہیت کی تردید کی وہاں حضرت عزیر کے ابن اللہ ماننے والوں کو بھی توحید کی طرف دعوت دی۔ سورج پرستوں کو توحید سکھائی تو چندرماں کے پجاریوں کو بھی خدا ہی کی طرف جھکایا اور کھلا اعلان فرمایا۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ الآیۃ

سورج اور چاند کو سجدہ مت کرو بلکہ ان کے خالق (اللہ) کی پرستش کرو۔

باوجود اس مسئلہ کی پوری وضاحت کے آج ہندستان کے مسلمان ایسی الجھن میں پڑ گئے ہیں کہ اپنے وہمی عقیدہ کی وجہ سے توحید اسلامی کو بالکل مسخ کر چکے ہیں۔ مولانا حالی مرحوم نے سچ کہا ہے

وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں
ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں
وہ بدل گئی آ کے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے تھا جس پہ اسلام نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

بریلوی خیال کے حضرات تو انتہا درجہ کے غالی ہیں اللہ کے بندوں میں خدائی صفات مانتے اور جانتے ہیں حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں اس درجہ غلو کرتے ہیں کہ موحد سننا بھی گوارا نہ کرے۔

محفل گیارھویں ایک کتاب پیر صاحب موصوف کے سوانح حیات پر لکھی گئی ہے۔ جس میں دیگر بے شمار واقعات کے علاوہ ایک واقعہ یہ بھی تحریر ہے کہ حضرت پیر صاحب کے پاس زندگی میں ایک عورت آئی اور اس نے بیان کیا کہ حضرت میرے ہاں انیس ۱۹ لڑکیاں پیدا ہوئیں اب میرا خاوند کہتا ہے کہ اب کے لڑکی ہوئی تو تجھے طلاق دیدونگا۔ چنانچہ عورت کی آہ و بکا سن کر پیر صاحب نے فرمایا لڑکا ہوگا وہ چلی گئی۔ پھر اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ پھر پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ پیر صاحب نے ارشاد فرمایا۔

جا تیری لڑکیاں اب لڑکے بن گئے ہیں۔ (ملخصاً)

ناظرین یہ سوال نہ کریں کہ لڑکیاں اس وقت ۱۸-۱۹ برس کی ہونگی۔ اگر ان کی شادی ہوئی ہوگی تو وہ جب لڑکے بن گئے تو ان کے خاوندوں کا کیا حشر ہوا ہوگا سامعین سبحان اللہ کہیں اور پیر صاحب کی کرامت (بے ثبوت) پر ایمان لے آئیں۔ ورنہ منکرین کرامت اور وہابی بن جائیں گے۔

اور سنئے! حال ہی میں ہمارے مکرم مولانا ابوالخیر صاحب رحمانی (نسیم آنمی) تحریر فرماتے ہیں کہ کراچی سے ایک اخبار نے ۱۹۳۶ء میں حضرت پیر جیلانی

رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں چند اشعار شائع کئے ہیں جو مولوی صاحب موصوف کی تحریر سے منقول ہیں۔ ناظرین پڑھیں اور حضرت غالیہ کی توحید کو دیکھیں کہ انہیں لوگوں کی توحید ہے جو پانچ وقتہ نمازوں میں پڑھا کرتے ہیں۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْن

اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اشعار غالیہ حسب ذیل ہیں:۔

تخیل سے ہے بالاتر بڑائی غوث الاعظم کی
میاں محتاج ہے ساری خدائی غوث الاعظم کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے
نظر آئی وہاں پر بھی کلائی غوث الاعظم کی
دنیا پر بے حساب ہیں احسانِ دستگیر
جاری ہے دو جہان میں فرمانِ دستگیر
خالی نہ کوئی سائل گیا اس در سے
جو آیا بھری جھولیاں سیم و زر سے
مانگو تو خدا سے مانگو لیکن
ملتا ہے تو ملتا ہے انہیں کے گھر سے
دم مشکل حضور آتے ہیں خود مشکلکشائی کو
پکارا جب کسی نے یا محی الدین جیلانی

(اخبار کراچی نیوز ۱۰۔ جولائی ۱۹۳۶ء)

ناظرین اہلحدیث ان اشعار کو پڑھ کر خلوص دل سے دعا کریں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو خدا تعالیٰ سیدھی راہ پر چلائے اور توحید اسلامی کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین۔

ہند کو اس طرح توحید سے بھر دے شاہا
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

نور محمدی آج کل اہل بدعت نے گانا، بجانا اور قوالی وغیرہ کو بھی جائز کر رکھا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں قرآن مجید، حدیث شریف اور اقوال سلف سے گانے بجانے اور مروجہ قوالی وغیرہ کی تردید کی ہے۔ مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ قیمت ۱۲؎ منگوانے کا پتہ۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم (پنڈت) مقصود حسن صاحب اوجہانسی)

(۳۔ مارچ کے بعد)

"کاسمولوجی آف رگ وید"

Kosmology of the Rigveda

مصنفہ مسٹر ویلس H. W. Wallis

اس کتاب میں دنیا کے آغاز کا حال ویدوں سے دکھایا گیا ہے۔ مطبوعہ لندن ۱۸۸۷ء۔

ویدک ریلیجن۔ مصنفہ پادری مکڈانلڈ صاحب

Rev. K. S. Macdonald.

یہ ۱۴۸ صفحات کی مختصر سی کتاب مختصر طور پر ویدک دھرم کا بیان کرتی ہے۔ ۱۸۸۰ء میں کلکتہ میں ہیرالڈ پریس میں چھپی تھی۔ باوجود اختصار کے اس کتاب میں سب کچھ ہے۔

فیلاسوفش ہمنن

Philosaphische Hymnen ausder Rig and Atharva Veda

مصنفہ ڈاکٹر شرمن Lucian Sherman.

یہ کتاب جرمنی زبان میں اسٹراسبرگ واقع ملک جرمن میں ۱۸۸۷ء میں چھپی تھی۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں رگ اور اتھرو وید کے فلسفیانہ گیتوں کی شرح ہے۔ جو اصحاب ویدک فلسفہ کا مطالعہ کرنا چاہیں وہ اس کتاب کو ملاحظہ فرماویں۔ سہولت کے لئے ذیل میں ان تمام سوکتوں کی فہرست دی جاتی ہے جن کا ذکر اس کتاب میں ہے۔

اس کتاب میں رگ وید کے چھ اور اتھرو وید کے ۱۳ سوکتوں کی تفسیر ہے۔ یعنی رگ وید منڈل ۱۰ کے سوکت نمبر ۷۲۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۹۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۹۔ اور اتھرو وید کے کانڈ ۲۔ سوکت ۱۔ کانڈ ۹ سوکت ۲۔ کانڈ ۱۰ سوکت ۲ و ۷ و ۸ کانڈ ۱۱۔ سوکت ۴ و ۵ و ۷ و ۸ کانڈ ۱۳ سوکت ۱ و ۲۔ کانڈ ۱۹۔ سوکت ۵۳ و ۵۴۔

رگ وید کلچر۔ مصنفہ ڈاکٹر ابناش چندر داس ایم اے یہ عمدہ کتاب ۱۹۲۵ء میں کلکتہ یونیورسٹی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ویدک زمانہ کی تہذیب اور تمدن کا مکمل نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ولسن صاحب اپنے ترجمہ کی ہر جلد کے دیباچہ میں ان منتروں کا خاص طور پر ذکر کرتے ہیں جن سے اوس زمانہ کے تمدن پر روشنی پڑتی ہے۔ ڈاکٹر داس نے ویدوں کے طالب علم پر بڑا احسان کیا کہ اسی مضمون پر ایسی مبسوط کتاب لکھ دی ہے۔

مشہور سیاسی لیڈر لوکمانیہ بال گنگا دھر تلک بھی ویدوں کے بڑے عالم تھے۔ خاص کر فن جوتش میں بہت دخل دیتے تھے۔ اس فن سے انہوں نے نتیجہ نکالا تھا کہ قدیم آریے کسی سخت سرد خطہ کے باشندے تھے اسی وجہ سے ان کا قول تھا کہ وے بحر منجمد شمالی Arctic Ocean. کے قریب کے خطہ کے باشندے تھے۔ چنانچہ اس باب میں اون کی دو انگریزی کتابیں یعنی اورائن Orion اور دی آرکٹک ہوم ان دی ویداز The Arctic Home in the Vedas بہت مشہور ہیں۔ ڈاکٹر ابناش چندر داس نے لوکمانیہ تلک کی تھیوریوں (نظریات) کی ابطال میں بھی ایک مبسوط کتاب لکھی ہے۔

مسٹر رمیش چندر دت جنہوں نے رگ وید کا بنگالی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ کئی تاریخی کتابوں کے بھی مصنف ہیں۔ آپ نے قدیم ہندوستان کی تاریخ Ancient History of India. تین جلدوں میں تحریر فرمائی ہے۔ اس میں ویدک زمانہ کا حال بھی نہایت شرح و بسط سے تحریر کیا ہے۔

سوامی دیانند سرسوتی جنہوں نے رگ اور یجر وید کی تفسیر اور ان کی بھومکا (مقدمہ) لکھ کر ویدوں کے معنے کرنے کا ایک نیا اور نرالا اصول نکالا ہے ان کی دو کتابیں اور مشہور ہیں۔ ایک ستیارتھ پرکاش جو ہندی

۳۴ تو مرے تو بتاؤں پتے کی بات • مشکل ہے تو تمہارے دا ... دستگیر

روزانہ زندگی کے متعلق رسومات کا ذکر ہے۔ دوسری ستیارتھ پرکاش جو فرقہ آریہ کی گویا بائیبل ہے۔ ستیارتھ پرکاش سوامی جی کی زندگی میں ۱۸۷۵ء میں بمقام بنارس چھپی تھی۔ دوسرا اڈیشن سوامی جی کی وفات کے بعد اس کتاب کا نکلا۔ جس میں طبع اول کی بہ نسبت بہت سے مضامین گھٹائے بڑھائے گئے تھے۔ پہلے اس کتاب میں قرآن شریف اور بائیبل پر اعتراضات نہ تھے جو طبع دوم میں ایزاد کئے گئے۔ آج کل فرقہ آریہ کی طرف سے اسی بعد کے ستیارتھ کی نقلیں شائع ہو رہی ہیں۔ طبع اول ان کے نزدیک ناقص اور تحریف شدہ ہے۔ طبع اول کی ستیارتھ پرکاش ختم ہو کر کمیاب ہو چکی تھی۔ لیکن اس کو حال میں قاضی محمود دھرم پال صاحب نے لدھیانہ سے اردو حرفوں میں اور سناتن دھرم پریس اٹاوہ نے بجنسہٖ ناگری حرفوں میں از سر نو شائع کر دیا ہے

ویدک اتہاس ارتھ نرنے مصنفہ پنڈت شیو شنکر صاحب اجمیری اس پانچسو صفحہ کی کتاب میں فرقہ آریہ کے خیالات کے مطابق یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ویدوں میں تاریخ اور قصص نہیں ہیں۔ سد دھرم پرچارک یلتر الیہ نے گروکل کانگڑی سے اس کتاب کو شائع کیا تھا۔

ہندی زبان میں اور بھی بہت سی کتابیں ویدوں کے متعلق لکھی جا چکی ہیں لیکن ان سے کوئی نئی روشنی ویدوں کے مضامین پر نہیں پڑتی اور ان کا ذکر بھی طوالت سے خالی نہیں۔ اس لئے نظر انداز کیا گیا۔ (باقی)

حق پرکاش

مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب

اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ اعتراضات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے گئے ہیں۔ ان کا اصل جواب "حق پرکاش" ہے۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ تمام ملک کے ناظرین نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ کئی بار چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible] علیحدہ۔ پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

خدا کا قیمتی عطیہ

(بقلم حافظ خلیل احمد صاحب چھپروی)

نماز اسلام کا وہ رکن ہے۔ جو مسلمان پر سب سے پہلے فرض ہوتا ہے۔ سات برس کے بچے کو پڑھنا مستحب ہے اور دس برس کے بچے کو پڑھنا فرض ہے اور اخیر عمر تک فرض رہتا ہے۔ نماز کی فرضیت صحت و بیماری، خوشی و غم سفر و حضر اور خوف و خطر۔ غرض کسی حالت میں بھی مسلمان سے ساقط نہیں ہوتی۔ خواہ ہم گرم سے گرم تر ملک میں ہوں یا سرد سے سرد تر ملک میں کسی جگہ بھی کوئی موسم، کوئی عارضہ ایسا نہیں جو مسلمانوں کو نماز کی معافی دیتا ہو۔ مدت العمر تک عبادت الٰہی کی مداومت رکھنا کمال استقلال کا مظہر ہے۔ ہر روز پنجگانہ نماز کے اوقات کی حفاظت رکھنا پابندی اوقات کی زبردست تعلیم ہے جسم اور لباس اور مکان کو نجاست و آسودگی سے پاک صاف رکھنے کا اہتمام صحت جسمانی کے قیام کی بہترین تدبیر ہے۔ دل و زبان، اعضاء و دماغ کو عظمت الٰہی و جلال کبریائی کے سامنے مودب و مہذب رکھنا نورانیت روحانی کے لئے عجیب روشنی ہے۔

نماز میں جس قدر پابندی ہے وہ جلد سو جانے اور جلد جاگ اُٹھنے کی جس طرح تعلیم دیتی ہے۔ وہ جس طرح ہر ایک ٹائم ٹیبل کو اپنے ماتحت کر لیتی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں شہوانی نفسانی خیالات کو نماز کے ذریعہ کیسے ملیامیٹ کیا گیا ہے۔ نماز کے لئے مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی تمدن و شائستگی کی جان ہے۔ اتحاد و یگانگت اور تبادلہ خیالات کا پاک ترین ذریعہ ہے۔ ایک جاہل بہت سی باتیں نظیر و نمونہ سے سیکھ سکتا ہے اور ایک عالم بآسانی تبلیغ کر سکتا ہے۔ ایک امیر غریب کے دوش بدوش کھڑا ہو کر مساوات کا سبق لیتا اور ایک غریب امیر کے برابر بیٹھ کر بیچے دین کی انصاف سے اپنی روح کو خرسند کرتا ہے۔ جو لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں یا مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی میں سستی کرتے ہیں وہ ان اخلاقی فضائل سے محروم رہتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جس قوم کے فرد ایسے اعلیٰ اخلاق سے خالی ہونگے وہ کیا ہوں گے۔

خداوند کریم نے فرمایا ہے :۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ۔ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ نماز، نماز پڑھنے والے کو ناپاک کاموں اور لائق انکار فعلوں سے روک دیتی ہے۔ اور اللہ کے ذکر میں تو فوائد و فیوض، و انوار و اسرار، اس سے بھی بہت زیادہ اور بہت بڑھ کر ہیں۔ الغرض نماز استحکام ایمان و تقرب الی اللہ و تسکین قلب اور پراگندہ دنیاوی خیالات کا دفعیہ کرنے والی ہے۔ نماز کیا ہے؟ خدا کی منت و احسان کا اقرار، اپنی ارادت و عبودیت کا اظہار۔ اس کی عظمت و کبریائی کا اعتراف ہے۔ سابقہ انعام و اکرام کے ساتھ لاحقہ عطاء و فضل کی استدعا ہے۔

قرآن مجید کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت الٰہیہ نے جیسا اہتمام نماز کے لئے کیا ہے ویسا اہتمام کسی دوسرے کام کے لئے نہیں کیا ہے۔ کلام مجید میں تقریباً سات سو اُنتیس نماز کے متعلق ہیں۔ اتنی آیات شاید عقیدہ توحید کے متعلق بھی نہیں ہیں۔ اب ان آیتوں میں سے بعض ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تاکہ غور فرمائیں کہ نماز کے بارے میں کیسی ہدایات آئی ہیں اور کیسے مطالب عالیہ ارشاد ہوئے ہیں

وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی (سورہ طٰہٰ) اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل کو نماز کی تاکید کیجئے اور خود بھی نماز کی پابندی میں مشقت برداشت کیجئے۔ ہم آپ سے روزی نہیں مانگتے۔ ہم تو خود ہی آپ کو روزی دیتے ہیں اور انجام تقویٰ ہی کے موافق آتا ہے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنا کر نماز کی تاکید کرنے کا حکم دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز کی

تاکید کرنا پیغمبروں کا کام ہے اور جو شخص نماز کی تاکید کو اپنا دستور العمل بنائے وہ نیابت پیغمبر کا کام کرتا ہے پھر خود آپ کو بھی نماز کی پابندی کی تاکید فرمائی۔ معلوم ہوا کہ نماز اتنی بڑی چیز ہے کہ پیغمبر بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ جتنے انبیاء کرام دنیا میں مبعوث فرمائے گئے، نماز کا حکم سبھوں کو ملا۔ یہ بہت ممکن ہے کہ انبیاء سابقین کا طریقہ نماز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز سے کچھ مختلف ہو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد ہوتا ہے:۔ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى (طٰہٰ) اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو بیشک قیامت آنے والی ہے۔ میں اس کا وقت (لوگوں سے) چھپائے رکھتا ہوں۔ (اور اس کا آنا اس لئے ہے) کہ ہر شخص کو اسکی کوشش کا بدلہ دیا جائے۔

ونیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ آپ لوگوں سے کہہ دیجئے۔ اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (احزاب) کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور رسول کی اطاعت کیا کرو۔

نماز کے فضائل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

نماز خیمہ دین کا کھمبا ہے،

غور کریں کہ اگر ستون نہ ہو تو چھت کیونکر قائم رہ سکتی ہے۔ اس سے یہ باریک نکتہ نکلتا ہے کہ تمام اعمال کا دارومدار ستون نماز پر ہے۔ نماز کو ضائع کرنا تمام تباہیوں کی بنیاد ہے۔ فرمایا۔ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔ (سورہ مریم)

پھر پیغمبروں کے بعد کچھ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع کردی اور خواہشات کی پیروی کی پس وہ عنقریب ہر قسم کی گمراہی سے ملیں گے۔

نماز میں سستی کرنا تمام بربادیوں کی جڑ ہے۔ فرمایا۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (سورہ ماعون) بے نمازیوں کے لئے خرابی ہے جو نماز سے غفلت کرنے والے ہیں۔

ترک نماز دخول جہنم کا سبب ہے۔ فرمایا۔

يَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ

جہنیوں سے پوچھا جائیگا کہ تم لوگ کس وجہ سے جہنم میں پڑے وہ جواب دینگے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے

نیز خداوند کریم نے فرمایا:۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۔ کہ اگر تمہارے مخالفین توبہ کرلیں اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا شروع کردیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہونگے۔

ونیز اَقِيْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (سورہ روم) نماز پڑھتے رہو (کیونکہ اس کے چھوڑنے سے) مشرک ہوجاؤ گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوۃِ

عبادت اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

ونیز دوسری جگہ فرمایا:۔

اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (ترمذی)

مسلمانوں اور کافروں میں فرق صرف نماز ہی کی وجہ سے ہے۔ پس جو کوئی نماز نہ پڑھیگا وہ کافر ہوگا۔

مگر افسوس صد افسوس کہ اتنی سخت تاکید کے باوجود بہتیرے مسلمان بھائی ایسے ہیں جو پابند نماز نہیں ہیں۔ اور فواحش و منکرات کا کھلم کھلا ارتکاب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "جب خدا سے چوری نہیں تو پھر بندے سے کیا چوری"۔ ان کا شر متعدی سوسائٹی کے حق میں سم قاتل ہوتا ہے۔ اور ایک سوسائٹی بگڑ کر دوسری سوسائٹی کو بگاڑتی ہے اور رفتہ رفتہ اس کا اثر قومی تہذیب و تمدن پر پڑ کر رہتا ہے۔ جیسے کہ آج کل قوم کی ایک نوجوان جماعت جو روزہ و نماز کی قید سے آزاد ہوچکی ہے ان کا شر متعدی وبائی امراض کی طرح قوم کے بچوں میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اگر اس کے انسداد کی کوئی صورت و تدبیر ہوسکتی ہے اور ہے تو یہی ہے کہ نماز کی پابندی مسلمانوں میں عام ہو۔

کاش! قوم کے سرمایہ ناز مغربی تعلیم یافتہ نوجوان جو نماز کے ارکان بدنی کو بندروں کی حرکات سے تشبیہ دیتے ہیں یا اگر بہت ادب کرتے ہیں تو وحشیوں کی بے ضابطہ قواعد سے تعبیر کرتے ہیں، اپنی سابقہ غلط فہمی پر متنبہ ہوکر قیام قعود، رکوع و سجود پر پھبتیاں اڑانے کی بجائے اپنے ذہن و ذکاوت سے کام لیں اور نماز کے ارکان بدنی کے واقعی فلسفہ سے اسلامی نماز کو بے حقیقت سمجھ کر نہ ٹھکرائیں اور مدعی اسلام ہوکر دین و شریعت کی توہین نہ کریں۔ نماز پڑھیں اور حقیقی نماز پڑھیں اور بغیر پڑھے خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر یہ نہ کہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں لیکن بندروں کی سی حرکتیں نہیں کرتے۔ ہمارے دل نماز پڑھتے ہیں اور یہی اصلی نماز ہے۔

مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ قیام و قعود، رکوع و سجود، اظہار طاعت و عبودیت کے جسمانی آداب ہیں جو روحانی کیفیت کو عیاں کرتے ہیں۔ جس طرح غم و غصہ شادی و خوشی کا اثر بدن اور اعضاء پر پڑتا ہے اور فطرتاً اس کی حرکات صادر ہوتی ہیں۔ کیونکہ جب دل کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو زبان اس کی ترجمانی کرتی ہے اعضاء اس ارادے کی تکمیل کے لئے پوری طرح مستعد ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح اگر واقعی آپ قلبی نماز پڑھتے تو ضرور ہے کہ آپ کی زباں دلی حالت کی ترجمانی کرے، آپ کے اعضاء قلبی کیفیت کو نمایاں کریں۔ اگر ایسا نہیں تو سمجھ لیں کہ آپ کی نماز قلبی نماز نہیں۔ اسلام نے بھی اسی قلبی نماز کا حکم دیا ہے اور اسی کو سراہا ہے علاوہ ازیں تمام اقسام ریاکاری وغیرہ کو برا بتایا ہے۔

مسلمانو! سوچو اور غور کرو کہ تمہاری شریعت کا کوئی حکم بھی نہ مصلحت و حکمت سے خالی ہے۔ نہ منافی فطرت و طبیعت ہے۔ پھر احکام شریعت سے اعراض کرنے کا کیا معنی ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب و ابن مسعود و ابن عباس و معاذ بن جبل و جابر بن عبداللہ و ابو الدرداء وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب صحابہ کرام اور امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد و عبداللہ بن مبارک اور امام نخعی اور حکم بن عتیبہ اور ابوایوب سختیانی علاوہ ازیں اکثر تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ اجمعین تارک نماز کو کافر کہتے ہیں۔ (باقی دیکھو صفحہ پر)

دیوار تصویر کا حق ... دیکھئے تہذیب • دیوبندی (۴) غیر الیاسی ثابت کیا ہے۔ حق رسالتی ۱۰، زیور العینی

فتاویٰ

تعاقب بر جواب نمبر ۸۳

اخبار اہلحدیث ۳ مارچ ۱۹۳۶ء میں مناسخہ کا جو مسئلہ درج ہوا ہے۔ اس میں کچھ مساہلت ہو گئی ہے۔ اس کی تقسیم ذیل کے مطابق ہوگی امید ہے کہ آنجناب اس پر نظر ثانی فرماکر اس کی تصحیح کر دیجئے

عبد الوہاب غفر لہ اللہ الکریم التواب از مدرسہ اسلامیہ نائی کی منڈی۔ آگرہ

مسئلہ ۵/۱۵/۶۰/۱۲۰/۲۴۰

المیت حافظ عبداللہ

ابن حافظ محمد الدین	ابن حافظ محمد سلیم	بنت بختاور
۲/۶	۲	۱/۳ ، ۱۲ ، ۲۴ ، ۴۸

المیت مسئلہ ۳ — مف ۲ مبیعنا تماین حافظ محمد سلیم

ابن محمد یعقوب	بنت اللہ رکھی
۲/۴ ، ۱۶ ، ۳۲ ، ۶۴	۱/۲ ، ۸ ، ۱۶ ، ۳۲

المیت مسئلہ ۴ — مف ۶ مبیعنا تماین حافظ محمد الدین

زوجہ جندہ	بنت غلام فاطمہ	بنت بی بی	اخت بختاور
۳	۸/۱۶ ، ۳۲	۸/۱۶	۵/۱۰ ، ۲۰

المیت مسئلہ الرد ۲ — مف ۳ مبیعنا تماین جندہ

بنت غلام فاطمہ	بنت بی بی
۱/۳ ، ۶	۱/۳

المیت مسئلہ ۲ — مف ۱ مبیعنا تماین بی بی

زوج عمر الدین	اخت غلام فاطمہ
۱/۱۶	۱/۱۶

الاحیاء — مبلغ ۲۴۰ — سہم

بختاور	محمد یعقوب	اللہ رکھی
۴۸	۶۴	۳۲

غلام فاطمہ	عمر الدین
۵۵	۱۶

مفتی | جواب میں ایک غلطی کاتب صاحب سے رہ گیا تھا۔ یاد دہانی کا شکریہ۔ جزاک اللہ! ناظرین تمام جواب اصل صفحہ اخبار ۳۔ مارچ پر صحیح کر لیں۔

نوٹ | مولوی علم الدین صاحب حافظ آبادی نے بھی اسی طرح اطلاع دی ہے۔ جزاہ اللہ!

تعاقب | ۵۔ ذی الحجہ کے اہلحدیث میں سوال ۲۰۱ کا جواب نظر سے گزرا جو قابل نظر ہے۔

اگر محلہ والوں نے بالاتفاق کسی زمانہ میں اس قسم کی امداد منظور کی تھی۔ لیکن اب چند اشخاص اس رسم کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا ثبوت شریعت سے نہیں ملتا تو آپ کے جواب سے کیسے ممکن ہے۔ میرے خیال میں یہ حکم ایسے موقع پر چسپاں نہ ہوگا بلکہ یہ حکم عام ہے مسلمانوں کو اپنی شروط پر قائم رہنا چاہئے۔ نیز باپ دادوں نے اگر اس قسم کی امداد بالاتفاق منظور کی تھی تو ان کی اولاد پر کیسے اس کا پورا کرنا لازم ہوگا۔ ان کی اولاد اس طریقہ سے امداد نہیں کرنا چاہتی المسلمون علیٰ شروطہم کے ماتحت ان کی اولاد کیسے آوے گی۔ میرے خیال میں اس قسم کی امداد کو معطی کی مرضی پر چھوڑ دیا جاوے۔ جتنا ہو سکے دے۔ محلہ والوں کو جبر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

(جمیل الانصاری آہی۔ قصر الضیاء مئو آئمہ)

جواب | جس طرح وارث اپنے مورث کے ترکہ کا مالک ہوتا ہے اسی طرح مرحومین کے عہد و پیمان کی پابندی بھی اس پر لازم آتی ہے۔ اگر اہل محلہ میں اختلاف ہے تو مل کر عہد کی پابندی کریں یا عہد جدید کی تشکیل کی جائے یہ امر صحیح ہے کہ نکاح کی اجرت کوئی شرعی امر نہیں۔ امامان مساجد کی خدمت کا معاہدہ ہے۔ لہٰذا اہل محلہ کو چاہئے کہ بحکم علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ امیر غریب کا فرق رکھیں۔ واللہ اعلم!

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

اور مسلمانوں میں بہت سے علماء کرام بے نمازی کو کافر قابل زجر جانتے ہیں اور اس کی بیوی پر طلاق ہو جانے کے قائل ہیں اور اس کا جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں بتلاتے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کو قتل کا حکم دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ قتل نہ کیا جائے بلکہ قید رہے یہاں تک کہ توبہ کر کے نماز پڑھے یا اسی قید ہی میں مر جائے۔ اور مولانا سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ جو مسلمان باوجود نماز کی فرض جاننے کے سستی سے نہ پڑھے (جیسا کہ آج کل اکثر سفید پوش ہیں) اور اسے کوئی شخص نماز کے لئے بلاوے کہ آ نماز پڑھ۔ پھر بھی بلانے کے باوجود نہ پڑھے یہاں تک کہ اس سے بعد والی نماز کا بھی وقت چلا جائے تو ایسا شخص کافر ہے۔ اس کو تین دن توبہ کی مہلت دی جائے۔ اگر اس فعل قبیح سے توبہ نہ کرے تو تلوار سے قتل کیا جائے اور اس کا مال سرکاری خزانہ میں غنیمت کی طرح داخل ہو اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہئے۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ کیا جائے۔"

مگر افسوس کہ باوجود ایسے تاکیدی حکم کے بھی مسلمانوں میں اس قدر سستی ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ خدا ہدایت دے۔

س ۱۰۲ | بریلی کی مساجد میں عموماً امام صاحبان اور نماز جماعت سلام پھیرنے کے بعد اپنا مونہہ شمال کی جانب کر کے دعا مانگتے ہیں۔ کیا ایسے طریقہ پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے یا بعد وفات حضور کے صحابہ کرام نے ایسا عمل کیا اور یہ طریقہ دعا امام صاحبان کا مطابق سنت نبوی ہے یا خلاف سنت؟

(احمد حسین از بریلی شہر کہنہ)

ج ۱۰۲ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد سلام پھیر کر دائیں یا بائیں منہ پھیر لیا کرتے تھے اور پھر دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ اور نماز کے بعد دعا مانگنا آنحضرت سے ثابت ہے۔ اس لئے نماز پڑھ کر دائیں یا بائیں پھر کر دعا مانگنا خلاف سنت نہیں۔ ایک ہی جانب مقرر کر لے۔ واللہ اعلم!

ahmadimuslim.de

متفرقات

اہلحدیث کی ترقی اشاعت کے لئے ہر اہل حدیث بھائی کو کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ تاکہ اخبار اپنے اخراجات کو برداشت کرتا ہوا توحید و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی بیخ کنی کرتا رہے۔

رسالہ مرقع قادیانی ۳۲-۱۹۳۱ء میں دفتر ہذا سے ماہوار شائع ہوا کرتا تھا۔ دو سال کے بعد ہی بند ہو گیا تھا۔ اس کی دو نو جلدیں مکمل موجود ہیں۔ جن میں مرزائی بہائی۔ عیسائی اور آریہ مشن کے خلاف نہایت اہم اور مفید مضامین درج ہیں۔ قیمت فی جلد آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

مباحثہ تقلید شخصی جو یادگار رحلہ کا تیسرا نمبر ہے ماہ جنوری میں ہزارہا شائع ہوا تھا۔ شائقین کی کثرت طلب کے باعث ختم ہو گیا ہے۔ اب آیندہ اس کی فرمائش نہ بھیجی جائے۔ البتہ رسالہ "نور توحید" و رسالہ "پیر جماعت علیشاہ صاحب کی امارت کی ابتدا اور انتہا" ابھی موجود ہیں۔ ہر ایک رسالہ کے لئے موازی ۱؎ کے ٹکٹ (از امداد اشاعت فنڈ اور ۲؎ محصول ڈاک) آنے چاہئیں۔

اشاعت فنڈ میں از ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب دربھنگہ عہ۔ جناب ابو العلی عبد اللہ صاحب از چکدین عہ جناب محمد یعقوب صاحب از لکھی پور (آسام) عہ

عید آنہ فنڈ از جناب عبد اللہ صاحب سوداگر چرم کنڈا ۱۵؎

غریب فنڈ سے اخبار جاری کرانے کے لئے ابھی کوئی صاحب داخلہ ارسال نہ فرمائیں۔ ورنہ منی آرڈر واپس کیا جائیگا۔ نیز دو روپیہ داخلہ آیندہ کے لئے قطعاً بند کر دیا گیا ہے۔

صحت نامہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰۔ مارچ سنہ رواں میں البلاغ المبین کے متعلق جو اشتہار دیا گیا تھا کہ ۲ر کے ٹکٹ ارسال کرنے سے بھیجی جائیگی۔ اس میں ٹکٹ کے اندازے میں غلطی لگ گئی تھی۔ لہذا اس اطلاع ثانی کے بعد جو صاحب طلب فرمائیں وہ رسالہ عیدین کے لئے تو بیشک ۲ر کے ٹکٹ لیکن البلاغ المبین کیلئے علاوہ عہ (ڈھائی آنے) کے ٹکٹ ارسال کریں۔ اس سے قبل جو فرمائشیں آئی ہیں اُن کی تعمیل پہلی اطلاع کے مطابق ۲ر ہی میں کر دیگئی ہے۔ (محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے جلسہ مذاکرہ علمیہ کا تیرھواں سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۳۹ء مطابق ۴-۵ صفر ۱۳۵۸ھ روز یکشنبہ و دوشنبہ بمقام بہریا سرائے اندر احاطہ دار العلوم مذکور منعقد ہو گا۔ جس میں اکابر علمائے کرام اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو متفیض فرمائینگے۔ نیز رہبران قوم اپنے دار العلوم کے ہونہار طلبہ کی علمی ترقی کو بچشم خود ملاحظہ کرینگے۔

بیرونی اصحاب کے لئے طعام و قیام کا نظم جلسہ کی جانب سے ہوگا۔ المعلن (ڈاکٹر) سید محمد فرید ناظم جلسہ

بہار صوبائی اہل حدیث کانفرنس کا پہلا سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۸۔ مارچ روز سہ شنبہ دربھنگہ میں منعقد ہوگا۔ لہذا جماعت اہل حدیث سے عموماً اور محترم علمائے اہل حدیث اور اصحاب صائب الرائے سے خصوصاً مخلصانہ التماس ہے کہ وقت کی نزاکت اور تنظیم جماعت کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس ضروری اور اہم اجلاس میں جوق در جوق شرکت کریں اور اپنے مفید اور قیمتی آراء سے جماعت کو متفیض فرمائیں۔

نوٹ:۔ تاریخ ۲۷۔ مارچ روز دوشنبہ بعد نماز ظہر سبجکٹ کمیٹی کی نشست ہوگی۔ جس میں ان تجویزوں پر بحث کی جائیگی جو عام اجلاس میں پیش ہونگی۔

المعلن:۔ محمد اسحاق آروی (صدر مدرس دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ) صدر مجلس استقبالیہ کمیٹی صوبائی اہل حدیث کانفرنس (بہار)

ضرورت ہے اگر کوئی اہل حدیث بھائی لکھنؤ میں میری فرم میں مستری کا کام کرنا چاہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کریں یا اگر وہ اپنا مال مجھے بھیج سکیں تو میں خرید کر لونگا۔ میرے کارخانے میں فٹ بال، ہاکی، بیڈمنٹن اور جال بنتے ہیں۔ اس لئے ایسے کاریگر درکار ہیں جو یہ مال بنانا جانتے ہوں۔ (سید عبد العزیز اہل حدیث مالک یونیورسٹی سپورٹس۔ قیصری باغ سرکس لکھنؤ۔

رسائل ثلاثہ یعنی امام الزمان، مہدی منتظر اور مجدد دوراں" کو جن احباب نے ملاحظہ کر لیا ہے وہ تو جانتے ہیں اور جنہوں نے ابھی تک نہیں کیا وہ جان لیں کہ ان رسائل نے خدا کے فضل سے قوم میں خاص قبولیت حاصل کی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مرزائے قادیانی کے مقابلہ میں خاص ان رسائل ثلاثہ کے متعلق کوئی جامع و مدلل کتاب جس سے حقیقت امر منکشف ہو اور قادیانی دعوے کا پردہ چاک ہو جائے نہیں لکھی گئی۔ بعض احباب نے آفرین اور مبارکبادی کے خطوط لکھے۔ بعض حضرات نے یہ لکھا کہ ان رسائل کی اشاعت سے مناظرین اسلام کے لئے اُردو زبان میں ایک نہایت مفید اور ضروری اضافہ ہوا ہے۔ لیکن ان تعریفوں سے میری خوشی پوری نہیں ہوتی بلکہ میری خوشی اس میں ہے کہ یہ کتاب بہت زیادہ تعداد میں چھپے اور ملک کے گوشہ گوشہ میں شائع ہو کیونکہ فتنۂ قادیانی دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ ایک بالکل معمولی لیاقت کا مسلمان اس کتاب کا مطالعہ کر کے مرزاجی کے ہر سہ دعاوی (امامت کبریٰ، مہدویت اور مجددیت) کی لاجواب تردید کر سکتا ہے ——— حاجی عبد الکریم صاحب سوداگر صدر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ نے اس کتاب کا ایک سَو نسخہ منگوایا ہے۔ جو میرے خیال میں کلکتہ جیسے آباد شہر کے لئے بہت کم ہے۔ کُل کتاب ایک ہزار کی تعداد میں چھپی ہے جو اتنے وسیع ملک کے لئے کافی نہیں۔ اس تعداد میں سے کچھ کتابیں رسالہ تبلیغ اہل حدیث کے مستقل خریداروں کو بھیجی جا چکی ہیں۔ کچھ سیالکوٹ میں دستی فروخت ہوئی ہیں کچھ دیگر مقامات کے شائق احباب منگوا رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ تعداد بہت جلد ختم ہو جائیگی اور نوبت دوسری طبع کی آجائیگی۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہر مقام کی انجمن اہل حدیث یا ذی ثروت اہل حدیث احباب اپنے ہاں مشورہ کر کے مجھے سیالکوٹ میں اطلاع دیں کہ ان کو کتنے نسخے بھیجے جائیں تاکہ دوسری طبع میں اس تعداد کے لحاظ سے طبع کرائی جائے قیمت معمولی ہوگی ۸ر۔ اس پہلی دفعہ کی طبع میں بعض وجوہات سے خرچ زیادہ اٹھا ہے اس لئے قیمت ۸ر رکھنی پڑی۔ لیکن بعد دوسری طبع میں وہ وجوہات پیش نہیں آئینگی اس لئے قیمت بہت کم۔ غالباً ۳ر یا ۵ر ہوگی۔ ایک سَو کی تعداد

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

فلسطین کانفرنس
کی
پہلی نشست کا انجام

اس کانفرنس کے دوران میں اعراب فلسطین اور یہودیوں میں شدید اختلاف رہا۔ کسی نقطہ پر جمع نہ ہو سکے۔ اور نہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ اعراب کا مطالبہ تھا کہ فلسطین میں آزاد قومی حکومت قائم ہو اور یہودیوں کی مزید ہجرت بالکل بند کی جائے۔ ادھر یہود کا مطالبہ تھا کہ ہجرت پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے اور فلسطین کی حکومت براہ راست برطانیہ کے ماتحت رہے۔ حکومت نے جو آخری تجویز پیش کی ہے وہ اس مشکل قضیے کا حل نہیں بلکہ اسکو اور پیچیدہ کر دینے والی ہے۔ کیونکہ اس تجویز میں گورنمنٹ نے فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے (جیسا کہ پہلے بھی کیا تھا) مگر تقسیم کی نوعیت بدل گئی ہے۔ پہلی تقسیم تو انتظام کے لحاظ سے تھی اب یہود کے ہاتھ اراضیات کے فروخت کے جواز یا عدم جواز کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ ملک کے ایک حصے میں اراضی کی فروخت قانوناً جائز ہوگی دوسرے حصے میں خاص شرائط سے مشروط ہوگی۔ اور تیسرے حصے میں بالکل ممنوع قرار دیگئی ہے۔ حالانکہ عربوں کا مطالبہ تھا کہ یہود کے ہاتھ اراضی کی فروخت قطعاً ممنوع ٹھیرائی جائے۔ اسی طرح عرب یہ بھی چاہتے تھے کہ فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ بالکل بند کر دیا جائے حکومت نے ہجرت کا مسئلہ اس طرح حل کیا ہے کہ پندرہ ہزار سالانہ کی تعداد سے پانچ سال تک یہودی ہجرت کا سلسلہ جاری رکھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد [illegible] عربوں کے مطالبہ آزادی کا جواب [illegible] دیا ہے کہ جب تک عرب اور یہودی باہم مل کر شیرو شکر نہیں ہو جائینگے اس وقت تک فلسطین کو آزادی نہیں دیجائیگی (نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے)۔ سوست ہائی کمشنر کے ماتحت ایک اگزیکٹو کونسل مقرر کی جائیگی۔ جس میں عربوں، یہودیوں اور انگریزوں کے ممبر لئے جائینگے جن کو حکومت نامزد کریگی۔ اعراب فلسطین کے نمائندگان نے تو اس سکیم کو ناپسند کیا ہے۔ جیسا کہ ان کے سکرٹری کے بیان سے ظاہر ہے جو اخبارات میں شائع ہوا ہے۔

ادھر یہودیوں نے بھی اپنی ناراضی کا اظہار ایک اعلان کے ذریعہ کیا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ وہ ایک دن مقرر کر کے اس فیصلے کے خلاف احتجاج کرنے کو ہڑتال کرینگے

برطانیہ کے اس فیصلے پر گویا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

گاہ بت شکنی وگاہ بمسجد زنی آتش

از مذہب تو گبر و مسلماں گلہ دارند

نتیجہ یہ ہوا کہ فلسطین میں پھر بمباریوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ مگر ہم اپنے خیال پر مصر ہیں جو ہم نے "اہلحدیث" مورخہ ۳۔ مارچ میں ظاہر کیا تھا کہ ایک دو نشستوں میں اس نزاع کا فیصلہ نہیں ہوگا۔ جس طرح ہندوستان کے لئے لندن میں گول میز کانفرنس کئی مرتبہ بیٹھی تھی۔ تب جاکر کچھ فیصلہ ہوا تھا۔ اسیطرح فلسطین کا قضیہ طے ہوگا۔ حکومت برطانیہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک حکومت کا یہی قاعدہ ہے کہ سودینا ہو تو پچاس کی آواز دیتی ہے۔ اس لئے سیاسی نگاہ سے ہم ناامید نہیں ہیں۔ بشرطیکہ مانگنے والے اپنے ارادے میں ایسے ہی مستقل رہے جیسے ہندوستانی رہے تھے۔

آج ہم دوسرا خیال ظاہر کرتے ہیں کہ فلسطین میں عنقریب لڑائی جھگڑا بند ہو جائیگا۔ اسی طرح جنگ وزیرستان بھی ختم ہو جائیگی۔ (انشاء اللہ!)

کیونکہ چیکو سلواکیہ کے متعلق انگلستان، فرانس اور جرمنی کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا جس کو معاہدہ میونک کہتے ہیں۔ جس کی رو سے اس ملک کا وہ حصہ جرمنی کو دیدیا گیا تھا جس میں جرمنوں کی اکثریت تھی اور باقی ملک کی آزادی تسلیم کر لی گئی تھی۔ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر کے ہاتھوں اس معاہدے کا وہی حشر ہوا جو قیصر جرمنی نے کہا تھا کہ معاہدے توڑنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اب اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ہر ہٹلر نے اپنی فوجیں چیک اور سلواک دونوں جگہ بھیجدی ہیں جہاں اسکا کوئی حق نہ تھا۔ برطانیہ کے وزیر اعظم اور وزیر نوآبادیات نے اعلان کیا ہے کہ ہر ہٹلر کی اس معاہدہ شکنی سے ہماری سخت توہین ہوئی ہے جسے ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر فوجی طاقت کے استعمال کا وقت آگیا تو ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

بات بھی صحیح ہے انگلستان اور فرانس نے چیکوسلواکیہ کی قربانی دیکر حلوائی کی دوکان پر بابا جی کا فاتحہ دیا تھا مگر اس سے ان کا اصل مقصود حاصل نہ ہوا۔ ہم نے انہی دنوں اپنا خیال ظاہر کر دیا تھا کہ جرمنی کا بھوکا بھیڑیا صبر و قناعت سے کام نہیں لیگا۔ بکریوں کا مالک اگر اُسے ایک بکری دیگا تو وہ اسے اُسکے ضعف و کمزوری پر محمول کر کے اور ہاتھ ماریگا۔ چنانچہ اب ہم یہ خبریں آرہی ہیں کہ ہر ہٹلر اپنی مغصوبہ نوآبادیوں کا مطالبہ بہت جلد کرنے والا ہے۔ انہی دنوں ہم نے یہ خیال بھی ظاہر کیا تھا کہ ہر ہٹلر ان نوآبادیات کے بیس سالہ محاصل کا مطالبہ بھی کریگا۔ آخر انگلستان اور اسکے حلیف کہاں تک اس کے ظلم کو برداشت کرتے جائینگے۔

برطانیہ کے وزیر اعظم کا یہ کہنا کہ حسب ضرورت فوجی طاقت کا استعمال بھی کیا جائیگا۔ یہ دراصل جنگی کاروائی کی طرف اشارہ ہے۔ جب وہ وقت آئیگا تو فلسطین اور وزیرستان کے یہ چھوٹے چھوٹے ہنگامے خود بخود ختم ہو جائینگے۔

برطانیہ۔ دیسی ریاستیں
اور
فیڈریشن

دیسی ریاستوں کے حالات اور رئیسوں کی عیش پرستیوں کو دیکھ کر یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ کوئی شخص جو ایک مرتبہ بھی کسی ریاست میں چلا جائے تو سخت دکھ اٹھائے بغیر واپس نہیں آسکتا۔ ریاستوں کی آمدنی کا کثیر حصہ رئیسوں کی ذاتی ضروریات میں خرچ ہوتا ہے سوائے ریاست حیدرآباد دکن کے۔ کیونکہ وہاں کے رئیس

ذاتی اخراجات کے لئے ابتدا ہی سے ایک حصہ مخصوص کیا جاتا ہے۔ جس کا نام صرف خاص ہے۔ چاہے وہ تناسب آمدنی کے لحاظ سے زیادہ ہے یا کم۔ بہرحال وہ محدود اور ممتاز ہے۔ عرصہ ہوا ہم نے برطانوی حکومت کو توجہ دلائی تھی کہ ہر والئے ریاست کو اس کے اخراجات کے لئے ریاست کی آمدنی میں سے فی روپیہ ایک آنہ یا دو پیسے کے حساب سے خرچ دیا جائے اور اس کو میزانیہ میں درج کیا جائے۔ اس وقت تو ہماری آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ لیکن صدق دل سے نکلی ہوئی آواز ضائع نہیں جاتی۔ آخرکار اپنا اثر دکھاتی ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ وائسرائے بھی اپنی تقریروں میں ریاستوں پر توجہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ ۱۳۔ مارچ کو دہلی میں بہت سے والیان ریاست کے سامنے تقریر کرتے ہوئے آپ نے ان لوگوں کو بہت اچھا سبق دیا۔ یعنی ریاستوں کی بدانتظامیوں اور رئیسوں کی فضول خرچیوں پر ان کو توجہ دلاتے ہوئے بڑی بات یہ کہی کہ اب عوام بیدار ہو چکے ہیں انکو زیادہ عرصہ تک غافل نہیں رکھا جا سکتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ آپ لوگ خود ہی بیدار ہو جائیں۔

فیڈریشن لندن کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے جدید آئین کی رو سے فیصلہ کیا ہے کہ دیسی ریاستوں اور برطانوی ہند کے نمائندوں کی ایک مشترکہ مجلس بنائی جائے جس کا نام فیڈریشن یعنی وفاق ہے۔ پہلے عام طور پر یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ کانگرس فیڈریشن کو قبول کر لیگی۔ کیونکہ اس نے اس سلسلہ میں منجملہ دیگر شرائط کے بڑی شرط یہ پیش کی تھی کہ دیسی ریاستوں کے نمائندوں کو والیان ریاست نامزد نہ کریں بلکہ عام رعایا اپنے نمائندے منتخب کر کے فیڈریشن میں بھیجے۔ لیکن کانگرس نے اپنے اجلاس تری پوری میں فیصلہ کر دیا ہے کہ فیڈریشن کو کسی صورت میں قبول نہ کیا جائیگا۔ اور اسکو رد کرنے کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے کیونکہ فیڈریشن کے نفاذ کی صورت میں صوبائی حکومتوں کے نام نہاد اختیارات بھی منتقل ہو کر فیڈرل اسمبلی کو مل جائینگے۔ اس کے علاوہ ملک کو مزید حقوق حاصل ہونے کا موقع بھی جاتا رہے گا۔ اس قرارداد کے ذریعہ کانگرس کی دونوں جماعتوں (دائیں اور بائیں بازو) میں سمجھوتہ بھی ہو گیا ہے۔ اسی اجلاس میں کانگرس نے ریاستوں کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

اب دیکھیں آگے چل کر ملک میں اس کشمکش کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ مصلحت بینی کے پیش نظر غالباً جھک جائیگی۔ (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)

مدح صحابہ پر داروگیر
لکھنؤ میں

ہمارا ملک (ہندوستان) عجیب شر و فساد کا منبع ہے اس کے باہمی جنگ و جدال کے باعث اس کو ہندوستان جنت نشان کہنے کی بجائے جنگستان کہنا چاہئے۔ کہیں ہندو مسلم لڑائی ہے تو کہیں مسلم و سکھ جھگڑا ہے اور کہیں ہندو و سکھ تنازع۔ لکھنؤ میں شیعہ و سنی کی جنگ ختم ہونے میں نہیں آتی بلکہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ مولانا حسین احمد دیوبندی نے تقریر کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اب یہ تحریک لکھنؤ سے مخصوص نہیں رہی بلکہ اس کا اثر تمام ملک میں پہنچ گیا ہے اور یہ تحریک آل انڈیا بن گئی ہے۔ قریباً چار سو آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔ جن میں مولوی عبدالشکور صاحب جیسے چوٹی کے عالم بھی ہیں۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ حکومت کی پالیسی ہماری سمجھ سے بالاتر ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے شہر امرتسر میں تعزیہ ایسے بازاروں میں بھی گزرتا ہے جہاں ہندو آبادی اکثریت میں ہے مگر حکومت وہاں تعزیے جانے سے نہیں روکتی۔ ادھر لکھنؤ میں سنیوں کو مدح صحابہ پڑھنے سے اس لئے روکتی ہے کہ وہاں شیعہ سنی آبادی مخلوط ہے اور اس سے شیعوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ دونوں شہروں میں انگریزی حکومت قائم ہے۔ مگر پالیسی میں اختلاف اتنا ہے جتنا دو جداگانہ حکومتوں میں ہوتا ہے۔ مگر یہ خیال ہو کہ حکومتیں بھی الگ الگ ہیں۔ ایک کانگرسی ہے دوسری غیر کانگرسی۔ تو یہ جواب صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ لکھنؤ میں مدح صحابہ کا جھگڑا کانگرسی حکومت سے بھی پہلے کا ہے۔

اس کے علاوہ خود کانگرسی حکومت انگریزوں کے ماتحت ہے گورنر اگر چاہے تو اس معاملہ میں دست اندازی کر سکتا ہے

مولوی مظہرالدین دہلوی کا قتل

اس ہفتہ کا بڑا اشتعال خیز واقعہ یہ ہے کہ دہلی میں دن دہاڑے مولوی مظہرالدین اڈیٹر "الامان" قتل کئے گئے مولوی صاحب مرحوم اپنے دفتر میں کام کر رہے تھے کہ دو نوجوان ان کے پاس آئے۔ ایک نے ان کو باتوں میں مشغول کیا اور دوسرے نے پیچھے سے چاقو سے حملہ کر کے آپ کا کام تمام کر دیا۔ طرہ یہ ہے کہ دفتر کے ملازمین دفتر میں بیٹھے تھے۔ مگر وہ دو نو حملہ آور فوراً بھاگ گئے اور موقع پر گرفتار نہیں ہو سکے۔ بعد کی خبر ہے کہ دو آدمی اس سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔ یہ بات بثبوت معلوم ہوتی ہے کہ حملہ آور حملہ کے بعد کہتے تھے کہ یہ مولویوں کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ ہمارے خیال میں یہ ایک خاص قسم کا پروپاگنڈا ہے۔ جس سے مقصود یہ ہے کہ مخالف رائے مولویوں کو آلودہ کیا جائے۔ مولوی مظہرالدین مذہبی اور سیاسی خیالات کے لحاظ سے بہت سے علماء سے اختلاف رکھتے تھے۔ ایسا ہوا ہی کرتا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ قتل بنانا یا بتانا کسی طرح زیبا نہیں ہے۔ پولیس کی ہوشیاری اور مستعدی سے امید ہے کہ وہ ضرور اس کا سراغ نکالیگی۔ کچھ شک نہیں کہ مرحوم ایک چست و چالاک کارکن تھے جہیر الصوت مقرر تھے۔ اہل قلم تھے۔ آپ نے خداداد استعداد کی بنا پر ادنیٰ درجے سے ترقی کی تھی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو بخشے اور انکے پسماندگان کو صبر اور نیکی کی توفیق دے اور کسی ناکردہ گناہ کو اس سے آلودہ نہ کرے۔

درخواست اخبار خاکسار ایک غریب اور مفلس اہل حدیث ہے۔ باوجود اس تنگی کے اخبار "اہلحدیث" کا شوق دامنگیر ہے مگر بوجہ قیمت ادا کر سکنے سے مجبور ہو کر اصحاب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ کوئی صاحب میرے نام پر اخبار اہلحدیث جاری کرا کر ممنون فرمائیں

گنجینہ روزگار
قیمت ۸/ محصول علیحدہ
پتہ - منیجر اہلحدیث امرتسر

خوراک اور صحت
کے متعلق بہترین ہدایات ایک کارڈ لکھکر مفت منگالیں -
نورسن کمپنی محمد حاجی بلڈنگ بازار بانسانوالہ امرتسر

مرض ذیابیطس کی زود اثر کیمیاوی دوا

تجربہ شرط ہے **الذیابیطس** مجرب ہے

اگر خدانخواستہ آپ یا آپکا کوئی عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپکے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگاکر قدرت کا تماشہ دیکھیگا جس کمصرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا - پیاس کا زیادہ لگنا - پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہوجانا - پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا - پنڈلیوں میں درد - بدن میں خشکی اور تربل وغیرہ عوارض صرف اکتیس یوم میں دور ہوجاتے ہیں صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھاکر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کردیتی ہے سہ خوراک نمونہ منگاکر تجربہ کیجیئگا - اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قلیل اجرت حلفیہ تحریر کرنے پر واپس کردیجائیگی قیمت کمل ۴۲ خوراک ۱۲ یوم نے روپیہ - نمونہ خوراک ۱۴/ - محصول علاوہ -

بچوں کی دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک مؤثر علاج

محافظ صبیان **حیات الصبیان** محافظ صبیان

یہ مسلمہ ہے کہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچے کی زندگی اور موت کا سوال ہے - بچوں کے منہ سے ایک قسم زہریلا مادہ لعاب دہن کے ہمراہ یا دودھ کے ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اور طرح طرح کے عوارض مثلاً ہرے پیلے دست - قے - نفخ - بدہضمی - سوکھا پن وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں جو جن میں اکثر چالیس فیصدی بچے ضائع ہوجاتے ہیں - یہ دوا بچوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہورہی ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہیں تندرست اور توانا رہتے ہیں - ترکیب نہایت سہل ہے - جو بلا بدرقہ استعمال ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۴/ تین شیشی ۲/ - محصول بذمہ خریدار - پتہ - مطب حکیم سید ظہیر الحسن ڈسٹرکٹ بورڈ (میونسپل کمشنر) متھرا (یوپی)

(۲۰۹۶)

سرمہ نور العین
(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے - آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے - نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے - قیمت ایک تولہ ۸/ - منگوانے کا پتہ - منیجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

انگریزی سیکھنی ہو تو جدید انگلش ٹیچر منگاکر پڑھیں - اسمیں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کیواسطے بہت سی مشقیہ عبارت دی گئی ہے - بڑی مفید کتاب ہے - بالضرور منگوائیں - قیمت عہ/ پتہ - منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مارچ [illegible] ... پ ... ٹ ... ے
نہیں آتا ہے

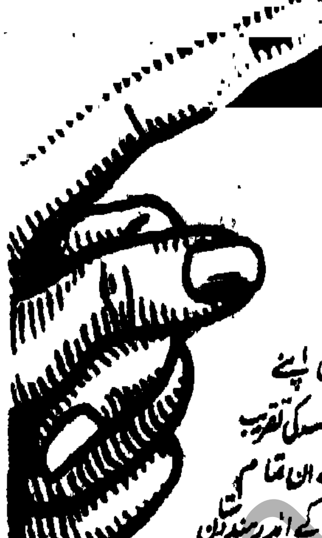

آدھی قیمت
میں
امرت دھارا فارمیسی
کی تمام ادویات

امرت دھارا فارمیسی اپنے ۳۲ ویں سالانہ جلسکی تقریب میں اپنی ادویات کے ان تمام آرڈروں پر جو ماہ مارچ کے اندر ہندوستان اور اس کے باہر کسی بھی ڈاکخانہ سے پوسٹ کئے جاویں - پچاس فیصدی کمیشن دے گا۔

پیشگی روپیہ
جمع کرانے کی صورت میں
سال بھر کی رعایت

اس ماہ مارچ کی بدولت ایک بے نظیر فائدہ اور حاصل ہوگا اگر آپ کچھ روپیہ اس ماہ مارچ میں جمع کرادیں گے تو یہ رعایت سال بھر ہی آپ کو تب تک ملتی رہیگی جب تک آپکا روپیہ ختم نہیں ہو جائے گا۔

امرت دھارا
مرکبات نیز کشتہ سوناد
... قیمت میں

امرت دھارا اور اس کے مرکبات نیز کشتہ سوناد ہیرا بھی ۲۵ فیصدی کمیشن کاٹ کر دیا جائے گا۔

... کی قیمت
... تمام کتب

تندرستی اور حفظان صحت پر پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی قلم جادو رقم سے لکھی ہوئی تمام کتب جن میں کام ورتی شاستر حصہ اول بھی شامل ہے، پچاس فیصدی کمیشن کاٹ کردی جائے گی۔

امراض مخصوصہ مرد مان - رسالہ امرت اور فہرست ادویات و کتب مفت منگائیں!

... امرت دھارا لاہور

ahmadimuslim.de

دہلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی وہ کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے
ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

- شرح قسطلانی شرح تجرید بخاری
- حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ
- بخاری مع حاشیہ سندی
- قاموس معرب اعلیٰ کاغذ
- مفتاح کنوز السنہ۔ حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں۔ ان کی مکمل فہرست
- کرمانی شرح بخاری ۵ جلد
- سیرۃ الحلبیہ
- شرح سیرۃ ابن ہشام ۲ جلد عمدہ سفید کاغذ
- فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد
- تاج العروس شرح قاموس
- تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہوگئی
- تفسیر خازن مع معالم
- المنجد طبع تاسعہ
- تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ اکیہزار صفحات مجلد

نوٹ:۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی

مصدقہ علمائے اہلحدیث ۔۔۔ اخبار اہلحدیث۔

علاوہ ازیں بعض اوقات تازہ و شاندار شہادات آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ بواسیر۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان اکسیر اور وجع ہے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۔۔۔ پاؤ بھر ۔۔۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادتیں

جناب عبد الستار صاحب بمبئی۔ میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کردیجئے" (۹ جنوری ۱۹۳۰ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور
"دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اس کے قبل چند بار مختلف پتہ سے منگا چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی" (۱۰ فروری ۱۹۳۰ء)

جناب راؤ عبد الواسع خاں صاحب کیری۔ آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے۔ از حد فائدہ مند ہی ہے میں نے اس سے پیشتر

زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرلے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت $\frac{20\times30}{8}$ کے ۲۰۶ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت تین روپے۔ رعایتی قیمت دو روپے

پتہ:۔ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۔۔۔

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ **مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی**
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب ہر شخص مفت منگا سکتا ہے۔

آپ کا فرض

ہر نوجوان۔ شادی شدہ یا مجرد۔ امیر یا غریب کوئی نہ کوئی اپنا متعلقین رکھتا ہے۔ اور یہ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے پسماندگان کیلئے اپنی موت ہوجانے کی صورت میں کافی سرمایہ چھوڑے۔ اس فرض کی تکمیل کے لئے اورنٹیل کو مدد کا موقع دیجئے۔

چونسٹھ سال کے زائد عرصہ سے اورنٹیل کی پالیسیوں نے ہزارہا خاندانوں کو ان کی ضروریات مہیا کرنے والوں کی موت واقع ہوجانے پر بوقت ضرورت امداد بہم پہنچائی ہے۔

جلدی یا بدیر ہر انسان ناقابل بیمہ ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اپنے فرض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کیجئے۔

اپنی زندگی کا بیمہ اورنٹیل میں کرائیے اور اپنے پسماندگان کے مستقبل کو محفوظ کیجئے۔

تفصیلات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ۔ ہیڈ آفس بمبئی۔ قائم شدہ ۱۸۷۴ء یا اس کے کسی برانچ آفس یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

ایکٹنگ برانچ سکرٹری۔ اورنٹیل لائف آفس نیشنل بنک آف انڈیا۔ بلڈنگ ہال بازار امرتسر سے خط و کتابت کریں۔

(۴۱۱)

فارم ۲ نمبر ۹

فارم نوٹس زیر تحت دفعہ (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قواعد ۱۲ و ۱۳ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ [illegible] ولد حامد خان ذات پٹھان سکنہ فتح پور افغاناں تحصیل شکرگڑھ۔ ضلع [illegible] ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی پور نجند فیرہ قاضاں تحصیل شکرگڑھ ضلع [illegible] کے لئے ایک درخواست دیدی ہے اور [illegible] کی رائے میں یہ [illegible] کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہٰذا [illegible] مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہٰذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم [illegible] تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر [illegible] تحریری نقشہ جو تمہیں قرضدار مذکور [illegible] بتاریخ ۱۴ ... ۳۹ دفتر بورڈ واقع شکرگڑھ میں پیش کرو۔ [illegible] تاریخ مقرر [illegible] نقشہ [illegible] پیش ہونا چاہیئے [illegible] نقشہ کے ہمراہ اپنے جملہ قرضہ جات کو مکمل تفاصیل پیش [illegible]

شہادت القرآن مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں اپنے دعوے وفات مسیح پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲؎ حصہ دوم ۸؎۔ مکمل ۱؎۔

الخبر الصحیح اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ مرزا صاحب کی تحریروں میں اختلاف متعلقہ قبر مسیح ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲؎

المسیح الموعود مصنفہ مولوی محمد عثمان صاحب نصیر آبادی۔ حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت کے نزول فرمانا دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کرکے مخالفین کے اعتراضات کو عقلاً و نقلاً غلط ثابت کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸؎

[illegible] علی القادیانیہ مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب مرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی شق پر بڑی سیر کن بحث کی ہے تماشا [illegible]

معمہ کی کنجی

مصنفہ ... مولوی امرتسری اس کتاب

کی خوبی کے لئے ... کا نام ہی کافی ضمانت

... زبردست

... تمام مباحث میں کامیاب

ثابت کرتا ہے۔ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ اب

دوسرا ایڈیشن ... شائع ہوا ہے۔ لکھائی چھپائی

... قیمت ...

... مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کی

تحریرات سے ان کے متعلق عجیب

... قابل دید ہے۔ قیمت ۱ر

مغالطات مرزا نمبر الہامی تول

از منشی محمد عبداللہ صاحب معمار۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب

کے عجیب و غریب مغالطات، الہامات اور تناقض ...

بیانات کا انکشاف کر کے ان کی تردید کی گئی ہے۔ نیز قادیانی

الہام سازی کے حالات ظاہر کئے ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

عالم کباب مرزا

از مصنف موصوف۔ اس رسالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی

ایک اہم پیشگوئی متعلقہ پسر عالم کباب پر مفصل تبصرہ

کرتے ہوئے اس کی مدلل تردید کی ہے۔ دیکھنے کے قابل ہے

ضرور منگوا کر لطف اٹھائیں۔ قیمت صرف ۲ر

ائمہ تلبیس

مصنفہ مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری۔ ائمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں۔ اول علمی

اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے

یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش

ہے جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس

شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ زبان اردو کو اس پر

بجا فخر ہونا چاہئے ... عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت،

مہدویت کے دعوے کر کے عوام کو گمراہ کرنا رواج ہو گیا ہے

... پڑھنے والوں کے لئے ... کتاب ...

بصیرت افروز ثابت ہو گی۔ ملک کے ممتاز علماء نے اس کو بہت

پسند کیا ہے۔ ... دیدہ۔ قیمت ...

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

... گورمکھی۔ ہندی کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما

رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے

کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ

چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ

وغیرہ طے کریں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:-

منیجر ثنائی برقی پریس ... بازار۔ امرتسر

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

حصہ اول

مصنفہ حکیم ... محمد عبداللہ صاحب مصنف کنز المجربات وغیرہ

اس میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص کو سالہا سال

کی محنت ... ہزارہا کتب کی ورق گردانی، لاتعداد حکماء کرام سے

تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات،

صدریات، ... سنیاسیات اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں

شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت سوا پانچسو صفحات۔ قیمت تین روپیہ۔

محصول ڈاک ... منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

معلم خوشنویسی

... کی متعلق ایک

... قیمت ...

سرمہ اکسیر العین

رجسٹرڈ

... سرمہ ... چشم ...

... بیماریوں کو ... نظیر ہے ...

... بہت ...

... مرض ...

... قیمت ...

حالات مرزا

مصنفہ چودھری عبدالحق صاحب امرتسری۔ قرآن و حدیث کی روشنی

کے بعد قادیانی لٹریچر سے مرزا صاحب کے دعاوی مجددیت

مسیحیت، مہدویت، نبوت کی تردید کی ہے۔ قیمت ۵ر

نشان حج اور مرزا

مؤلفہ حکیم عبدالرحمن صاحب ساکن ... مرزا صاحب

کے حج نہ کرنے کے متعلق مرزائی لوگ جو رکیک تاویلات

سے کام لیا کرتے ہیں ... جواب دے کر ثابت

کیا گیا ہے کہ ...

رئیس قادیان

مصنفہ ابو القاسم رفیق دلاوری۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی

کے حالات جدید طرز پر ... ایسے حالات آپ کو کسی اور کتاب میں

نہیں ملیں گے۔ جب تک کتاب شروع کر کے ختم نہ کر لیں چھوڑنے

کو دل نہیں چاہتا۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ...